ایمانِ ابوطالب کے بارے میں مفصل بحث

شرحُ المطالِب فی مبحثِ ابی طالِب

(۱۳۱۶ھ)

مجددِ دین و ملت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

مرکزی مجلسِ رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

https://archive.org/details/@awais_sultan

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداؔ سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

شرح المطالب
فی مبحث ابی طالب

تصنیف

مجدد المائۃ الحاضرۃ حامی سنن ماحی فتن حضرت مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب
قادری برکاتی بریلوی دام فیضہم القوی

مرکزی مجلس رضا، لاہور

Islamic Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528
Talib-e-Dua=>M.A Awais Sultan

https://archive.org/details/@awais_sultan

باسمہ تعالیٰ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا

(سلسلہ اشاعت 31)

نام کتاب ـــــ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب

موضوع ـــــ عدمِ اسلام ابی طالب

تصنیف ـــــ امام اہل سنت الشاہ محمد احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ ـــــ حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمۃ

صفحات ـــــ 80

تاریخ اشاعت ـــــ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۸ء

شرف اشاعت ـــــ مرکزی مجلس رضا لاہور

ہدیہ 80 روپے

ملنے کا پتا

دفتر مرکزی مجلس رضا

مسلم کتابوی

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور 042-7225605

فہرست

فصل اول ـــــ آیات قرآنیہ جن سے ابُوطالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت ۸

فصل دوم ـــــ احادیث صریحہ جن سے ابُوطالب کا عدمِ اسلام ثابت ۱۴

فصل سوم ـــــ اقوال ائمہ کرام و علمائے اعلام جن سے کفر ابی طالب ثابت ۲۳

فصل چہارم ـــــ علماء کی تصریحیں کہ دربارہ ابوطالب قول تکفیر ہی حق و صحیح ہے۔ ۳۴

فصل پنجم ـــــ علماء کی تصریحیں کہ کفر ابی طالب پر اجماع اہلسنت ہے۔ ۳۶

فصل ششم ـــــ علماء کی تصریحیں کہ اسلام ابوطالب ماننا روافض کا مذہب ہے۔ ۳۷

فصل ہفتم ـــــ شبہاتِ مخالفین کا ردّ ۳۹

شُبہہ اُولیٰ ـــــ کفالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۹

شُبہہ دوم ـــــ نصرت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس کے پانچ جواب۔۔ ۳۹

شُبہہ سوم ـــــ محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدمِ اسلام ابی طالب کی حکمتیں۔ ۴۲

شُبہہ چہارم ـــــ نعت شریف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۴

شُبہہ پنجم ـــــ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استغفار فرمانا ۴۵

شُبہہ ششم ـــــ حکایت جامع الاصول اور جواب میں اُن اہلبیت کرام کا ذکر جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریحیں کیں۔ ۴۵

شُبہہ ہفتم ـــــ عبارت شرح سفر السعادۃ ۴۶

شُبہہ ہشتم ـــــ وصیت نامہ اور اُس کے تین جواب ۴۷

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

شُبہہ نہم ـــــ روایت مغازی ابن اسحاق اور اُس کے سات جواب۔ ۵۰

فصل ہشتم ـــــ کفر ابو طالب و ابولہب کا فرق اور کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حرام ہونا۔ ۶۲

فصل نہم ـــــ اُن اسّی صحابہ و تابعین وائمہ و علماء کے نام جن سے کفرِ ابی طالب کی تصریح اس رسالہ میں منقول ہوئی۔ ۶۴

فصل دہم ـــــ اُن ایک سو تیس کتب تفسیر و عقائد وغیرہا کے نام جن کی سندیں اس رسالہ میں منقول ہوئیں۔ ۶۷

مسئلہ از بدایوں ۴ ۱۲۹ ھ بعبارت سوال و ثانیا بالاجمال از احمد آباد گجرات، محلہ جمال پور قریب مسجد کانچ مرسلہ جماعت اہل سنّت ساکنانِ احمد آباد۔ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ ہجری

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ابو طالب کو کافر اور ابولہب و ابلیس کا مماثل کہتا ہے اور عمرو بدین دلائل اس سے انکار کرتا ہے کہ اُنھوں نے جناب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کفالت و نصرت و حمایت و محبت بدرجۂ غایت کی اور نعت شریف میں قصائد لکھے حضور نے ان کے لیے استغفار فرمائی اور جامع الاصول میں ہے کہ اہل بیت کے نزدیک وہ مسلمان مرے شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے شرح سفر السعادۃ میں فرمایا "کم از ان نباشد کہ دریں مسئلہ توقف کنند و حرفے نگہدارند"۔ اور مواہب لدنیہ میں ایک وصیت نامہ اُن کا بنام قریش منقول جو حرفاً حرفاً اُن کے اسلام پر شاہد اِن دونوں میں کون حق پر ہے اور ابو طالب کو مثل ابولہب و ابلیس سمجھنا کیسا اور اُن کے کفر میں کوئی حدیث صحیح وارد ہوئی یا نہیں بر تقدیر ثانی اُنھیں ضامن و کفیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سمجھ کر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں یا مثل کفار بجھیں بینوا بسند الکتاب توجروا من الملک الوھاب بیوم القیٰمۃ والحساب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھمّ ربنا و لوجھک الحمد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد لک الحمد علی ما ھدیت وعفوت وعافیت و منحت و اولیت تبارکت و

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

خالیت سبحٰنک رب البیت مستجیرین بجمال وجھک الکریم من عذابک الالیم رشاھدین بان لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انت العزیز الغالب لا یعجزک عارب ولا یدرک مامنعت طالب ما علیک من واجب قد رت الاقدار ودورت الادوار وثبت فی الاسفار ما انت کاتب یعمل عامل بعمل الجنان فیظن الظان من الانس والجان ان سید خلھا وکان قد کان فیغلبہ الکتاب فاذا ھو خائب ویفعل فاعل فعال النیران فیحسب الحیران ومن طلع علیہ النیران ان سیوردھا وکان ندمان فیدرکہ القدر فاذا ھو تائب ارسلت خیر خلقک وسراج افقک محمدا لمبعوث بیسرک ورفقک لبشیرا ونذیرا وسراجا منیرا املأ ضوؤہ المشارق والمغارب وعم نورہ الاباعد والاقارب وحرم بقرب حضرتہ من حضرۃ قربہ ابوطالب فلک الحجۃ السامیۃ صل علی محمد صلاۃ نامیۃ وعلی الہ وصحبہ واھلہ وحزبہ صلاۃ ترضیک وترضیہ وتحفظ المصلی عما یردیہ وبارک وسلم ابدا ابدا والحمد للہ دائما سرمدا اٰمین اٰمین یا ارحم الراحمین۔

الجواب اس میں شک نہیں کہ ابوطالب تمام عمر حضور سید المرسلین سید الاولین والآخرین سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم الی یوم القرار کی حفظ وحمایت و کفالت ونصرت میں مصروف رہے اپنی اولاد سے زیادہ حضور کو عزیز رکھا اور اس وقت میں ساتھ دیا کہ ایک عالم حضور کا دشمنِ جان ہو گیا تھا اور حضور کی محبت میں اپنے تمام عزیزوں قریبوں سے مخالفت گوارا کی سب کو چھوڑ دینا قبول کیا کوئی دقیقہ غمگساری وجاں نثاری کا نامرعی نہ رکھا اور یقیناً جانتے تھے کہ حضور افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اُن پر ایمان لانے میں جنت ابدی اور تکذیب میں جہنم دائمی ہے بنی ہاشم کو مرتے وقت وصیت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے نعت شریف میں قصائد اُن سے منقول اور اُن میں براہِ فراست وہ امور ذکر کیے کہ اُس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے بعد بعثت شریف اُن کا ظہور ہوا یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعت کتب سیر سے ظاہر ایک شعر اُن کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی ہے [illegible]

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن کے توسل سے مینہ برستا ہے یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد بن اسحٰق تابعی صاحبِ سیر ومغازی نے یہ قصیدہ بتمامہا نقل کیا جس میں ایک سو دس بیتیں مدح جلیل ولغت منیع پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ شرح صراط مستقیم میں اِس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں، دلالت دارد بر کمال محبت ونہایت معرفت نبوت او انتہٰی مگر مجرد ان امور سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ کاش یہ افعال واقوال اُن سے حالتِ اسلام میں صادر ہوتے تو سیدنا عباس بلکہ ظاہراً سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی افضل قرار پاتے اور افضل الاعمام حضور افضل الانام علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلاۃ والسلام کہلائے جاتے تقدیرِ الٰہی نے بربنا اُس حکمت کے جسے وہ جانے یا اُس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنھیں گروہِ مسلمین وغلامانِ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شمار کیا جانا منظور نہ فرمایا فاعتبروا یا اولی الابصار صرف معرفت گو کیسی ہی کمال کے ساتھ ہو ایمان نہیں دانستن وشناختن اور چیز ہے اور اذعان و گرویدن اور کم کافر تھے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے کا یقین نہ تھا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم اور علمائے اہل کتاب تو عموماً جزم کلی رکھتے تھے حتی کہ یہ امر اُن کے نزدیک کالعیان سے بھی زاید تھا معاینہ میں بصر غلطی بھی کرتی ہے اور یہاں کسی طرح کا شبہہ واحتمال نہ تھا قال جل وعلا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وقال عز من قائل فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکٰفرین و قال جل ذکرہ یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰیۃ والانجیل بعض کورچشم بدباطن وہابیۂ عصر کہ اِس میں کلام کرتے اور کہتے ہیں اگر اہل کتاب کے یہاں حضور کا ذکرِ رسالت ہوتا تو ایمان کیوں نہ لاتے نصوص قاطعہ سے انکار اور خدا ورسول کی تکذیب اور یہود ونصارٰی کی حمایت وتصدیق کرنے والے ہیں اعوذ باللہ من وسواس الشیطٰن شرح عقاید نسفی میں ہے لیست حقیقۃ التصدیق ان تقع فی القلب نسبۃ الصدق الی الخبر والمخبر من غیر اذعان وقبول بل ھو اذعان وقبول لذٰلک بحیث یقع علیہ اسم التسلیم علی ماصرح

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

بہ الامام الغزالی اسی میں ہے بعض القدریۃ ذھب الی ان الایمان ھو المعرفۃ واطبق علماؤنا علی فسادہ لان اھل الکتاب کانوا یعرفون نبوۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما کانوا یعرفون ابناءھم مع القطع بکفرھم بعدم التصدیق ولان من الکفار من کان یعرف الحق یقینا وانما کان ینکر عناداً اواستکبارا قال اللہ تعالیٰ وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم محقق دوانی شرح عقاید عضدی میں فرماتے ہیں التلفظ بکلمتی الشہادتین مع القدرۃ علیہ شرط فمن اخل بہ فہو کافر مخلد فی النار ولا تنفعہ المعرفۃ القلبیۃ من غیر اذعان وقبول فان من الکفار من کان یعرف الحق یقینا وکان انکارہ عنادا واستکبارا کما قال اللہ تعالیٰ وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا۔ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ متوافرہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دمِ واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس میں کسی سُنّی کو مجال دم زدن نہیں ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں۔

فصل اوّل

آیات قرآنیہ آیت اولیٰ قال اللہ تبارک وتعالیٰ:

انك لا تھدی من احببت ولکن	اے نبی! تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست
اللہ یھدی من یشاء وھو اعلم	رکھو ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے
بالمھتدین ہ	وہ خوب جانتا ہے جو راہ پانے والے ہیں۔

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیہ کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

معالم التنزیل میں ہے: نزلت فی ابی طالب۔

جلالین میں ہے: نزل فی حرصہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ایمان عمہ ابیطالب۔

مدارک التنزیل میں ہے: قال الزجاج اجمع المفسرون انہا نزلت فی ابیطالب۔

کشاف زمخشری وتفسیر کبیر میں ہے: قال الزجاج اجمع المسلمون انہا نزلت فی ابی طالب۔

امام نووی شرح صحیح مسلم شریف کتاب الایمان میں فرماتے ہیں: اجمع المفسرون

علیٰ انما نزلت فی ابی طالب وکذا نقل اجماعھم علیٰ ھٰذا الزجاج وغیرہ۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں ہے: لقولہ تعالیٰ فی حقہ باتفاق المفسرین انك لا تھدی من احببت۔

حدیث اوّل صحیح حدیث میں اس آیہ کریمہ کا سبب نزول یوں مذکور کہ جب حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا اس پر رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ اتاری یعنی اے حبیب! تم اس کا غم نہ کرو تم اپنا منصب تبلیغ ادا کر چکے ہدایت دینا اور دل میں نورِ ایمان پیدا کرنا یہ تمہارا فعل نہیں اللہ عزّ وجل کے اختیار ہے اور اُسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دے گا کسے محروم رکھے گا۔

صحیح مسلم شریف کتاب الایمان وجامع ترمذی کتاب التفسیر میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ (زاد مسلم فی اخری عند الموت) قل لا الہ الا اللہ اشھد لك بھا یوم القیٰمۃ قال لولا ان تعیرنی قریش یقولون انما حملہ علی ذٰلك الجزع لاقررت عینك فانزل اللہ عزوجل انك لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء۔

معالم ومدارک وبیضاوی وارشاد العقل السلیم وخازن وفتوحات الٰہیہ وغیرہا تفاسیر میں اسی حدیث کا حاصل اس آیت کے نیچے ذکر کیا۔

آیت ثانیہ قال جل جلالہٗ:

ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان	روا نہیں نبی اور ایمان والوں کو کہ
یستغفروا للمشرکین ولو کانوا	استغفار کریں مشرکوں کے لیے اگرچہ وہ
اولی قربی من بعد ما تبین لھم	اپنے قرابت والے ہوں بعد اس کے
انھم اصحٰب الجحیم۔	کہ ان پر ظاہر ہو چکا کہ وہ بھڑکتی آگ میں
	جانے والے ہیں۔

یہ آیت کریمہ بھی ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

تفسیر امام نخعی میں ہے ، ھم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یستغفر لابی طالب فنزل ماکان للنبی۔

جلالین میں ہے: نزل فی استغفارہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعمہ ابی طالب۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: قال الواحدی سمعت اباعثمان الحیری سمعت ابا الحسن بن مقسم سمعت ابا اسحٰق الزجاج یقول فی ھذہ الآیۃ اجمع المفسرون انہا نزلت فی ابی طالب یعنی واحدی نے اپنی تفسیر میں بسند خود ابواسحاق زجاج سے روایت کی کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں اُتری۔

اقول ھکذا اثرہ ھھنا والمعروف من الزجاج قولہ ھذا فی الآیۃ الاولی کما سمعت والمذکور ھھنا فی المعالم وغیرھا ان الآیۃ مختلف فی سبب نزولہا فلیراجع تفسیر الواحدی فلعلہ اراد اتفاق الاکثرین ولم یلق للخلاف بالا لکونہ خلاف ما ثبت فی الصحیح۔

بیضاوی میں پہلا قول اِس آیت کا نزول دربارہ ابی طالب لکھا۔

علامہ شہاب خفاجی اُس کی شرح عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں فرماتے ہیں: ھو الصحیح فی سبب النزول یعنی یہی صحیح ہے اسی طرح اس کی تصحیح فتوح الغیب و ارشاد الساری میں کی ہے اور فرمایا یہی حق ہے۔ کما سیاتی وھذہ التصحیحات ایضاً آیۃ الخلاف کما لیس بخاف۔

حدیث دوم صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن نسائی میں ہے: واللفظ لمحمد قال حدثنا محمود فذکر بسندہ عن سعید بن المسیب عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ان ابا طالب لما حضرتہ الوفاۃ دخل علیہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعندہ ابوجہل فقال ای عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ فقال ابوجہل وعبداللہ بن ابی امیۃ یا ابا طالب ترغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزالا یکلمانہ حتی قال اٰخر شیئ کلمہم بہ علی ملۃ عبد المطلب (زاد البخاری فی الجنائز وتفسیر سورۃ القصص کمثل مسلم فی الایمان وابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ) فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فنزلت ماکان

للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربٰی من بعد ما تبین لہم انہم اصحٰب الجحیم ۵ ونزلت انک لا تھدی من احببت۔ اس حدیث جلیل سے واضح کہ ابوطالب نے وقتِ مرگ کلمہ طیبہ سے صاف انکار کر دیا اور ابوجہل لعین کے اغوا سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد قبول نہ کیا۔ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اِس پر بھی وعدہ فرمایا کہ جب تک اللہ عزوجل مجھے منع نہ فرمائے گا میں تیرے لیے استغفار کروں گا مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی نے یہ دونوں آیتیں اُتاریں اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ابوطالب کے لیے استغفار سے منع کیا اور صاف ارشاد فرمایا کہ مشرکوں دوزخیوں کے لیے استغفار جائز نہیں۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ اما تزییف الزمخشری نزول الآیۃ فیہ بان موت ابی طالب کان قبل الھجرۃ وھذا اٰخر ما نزل بالمدینۃ اھ فمردود بما فی ارشاد الساری عن الطیبی عن التقریب انہ یجوز ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان یستغفر لابی طالب الی حین نزولہا والتشدید مع الکفار انما ظہر فی ھذہ السورۃ اھ قال اعنی القسطلانی قال فی فتوح الغیب ھذا ھو الحق وروایۃ نزولہا فی ابی طالب ھی الصحیحۃ اھ وکذا ردہ الامام الرازی فی الکبیر وقال العلامۃ الخفاجی فی عنایۃ القاضی بعد نقل کلام التقریب اعتمدہ من بعدہ من الشراح ولا ینافیہ قولہ فی الحدیث فنزلت لاستداد استغفارہ لہ الی نزولہا اولان الفاء للسببیۃ بدون تعقیب اھ۔

اقول والدلیل علی الاستمرار واستدامۃ الاستغفار قول سید الابرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فھذا مقام الجزم دون التجویز والاستظہار علا ان الامام الجلیل الجلال السیوطی فی کتاب الاتقان عقد فصلا لبیان ما نزل من آیات السور المکیۃ بالمدینۃ وبالعکس وذکر فیہ عن بعضہم ان آیۃ ماکان للنبی الآیۃ مکیۃ نزلت فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لابی طالب لاستغفرن لک ما لم انہ عنک واقرہ علیہ فعلی ھذا یزھق الاشکال من راسہ ثم ان لفظ البخاری فی کتاب التفسیر فانزل اللہ بعد ذلک قال الحافظ

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

فی فتح الباری الظاہر نزولہا بعدہ بمدۃ لروایۃ التفسیراھ وھذا ایضاً یطیح الشبھۃ من راسہا افادھذین العلامۃ الزرقانی[26] فی شرح المواھب وبعد اللتیا والتی اذ قد افصح الحدیث الصحیح بنزولہا فیہ فکیف ترد الصحاح بالہوسات۔

آیت ثالثہ:

قال عزمجدہ وھم ینھون عنہ وینأون عنہ وان یہلکون الا انفسہم وما یشعرون ہ

وہ اس نبی سے اوروں کو روکتے اور بازرکھتے ہیں اور خود اس پر ایمان لانے سے بچتے اور دور رہتے ہیں اور اس کے باعث خود اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور انھیں شعور نہیں۔

یعنی جان بوجھ کر بےشعوروں کے سے کام کرے اُس سے بڑھ کر بےشعور کون، سلطان[27] المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان[28] کے تلیذ رشید سیدنا امام اعظم کے استاد مجید امام عطاء بن ابی رباح ومقاتل[29] وغیرہم مفسرین فرماتے ہیں: یہ آیت ابوطالب کے باب میں اتری۔

تفسیر امام بغوی محی السنہ میں ہے: قال ابن عباس ومقاتل نزلت فی ابی طالب کان ینھی الناس عن اذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویمنعھم وینأی عن الایمان بہ ای یبعد۔

انوار التنزیل[30] میں ہے: ینھون عن التعرض لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وینأون عنہ فلا یومنون بہ کابی طالب۔

حدیث سوم: فریابی اور عبدالرزاق اپنے مصنف اور سعید بن منصور سنن میں اور عبید بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ و حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی قال نزلت فی ابی طالب کان ینھی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینأی عما جاء بہ۔ یعنی یہ آیت ابوطالب کے بارے میں اتری اور کافروں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا سے منع کرتے بازرکھتے

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے دور رہتے قال فی مفاتیح الغیب فیہ قولان منہم من قال المراد انہم ینھون عن التصدیق بنبوتہ والاقرار برسالتہ وقال عطاء ومقاتل نزلت فی ابی طالب کان ینھی قریشا عن ایذاء النبی علیہ الصلاۃ والسلام ثم تیباعد عنہ ولا یتبعہ علی دینہ والقول الاول اشبہ لوجہین الاول ان جمیع الایات المتقدمہ علی ھذہ الایۃ تقتضی ذم طریقتہم فکذلک قولہ وھم ینھون عنہ ینبغی ان یکون محمولا علی امر مذموم فلو حملناہ علی ان اباطالب کان ینھی عن ایذائہ لما حصل ھذا النظم والثانی انہ تعالیٰ قال بعد ذلک وان یہلکون الا انفسہم یعنی بہ ما تقدم ذکرہ ولا یلیق ذلک ان یکون المراد من قولہ وھم ینھون عنہ النھی عن اذیتہ کان ذلک حسن لا یوجب الھلاک اھ۔

اقول اصل الذم للنأی وقد تشدد بالنھی فان الذنب بعد العلم اشد منہ حین الجہل فذکر النھی لابانہ شدۃ مایلحقہ من الذم فی ذلک وعظمۃ مایعتریہ من الوزر فما ھنالک فان العلم حجۃ اللہ مالک وعلیک الا تری الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی طالب ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار کما سیأتی مع ما علم من حمایتہ وکفالتہ ونصرتہ ومحبتہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول عمرہ فانما کاد یکون فی الدرک الاسفل لولا شفاعۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما ابی الایمان مع کمال العرفان فالایۃ علی وزان قولہ تعالیٰ اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون ہ فذکر فی سیاق الذم امرھم بالبر وتلاوتہم الکتاب وانما القصد الی نسیانہم نفسہم وذکر ھذین للتسجیل بل قال جل ذکرہ یاایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون ہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ہ فشدد النکیر علی القول من دون عمل وان کان القول خیرا فی نفسہ قال فی معالم التنزیل قال المفسرون ان المؤمنین قالوا لو علمنا احب الاعمال الی اللہ عزوجل لعملناہ ولبذلنا فیہ اموالنا وانفسنا فانزل عزوجل ان اللہ یحب الذین

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

یقاتلون فی سبیلہ صفا فابتلوا بذالک یوم احد فولوا مدبرین فانزل اللہ تعالیٰ لم تقولون ما لا تفعلون اھ وبہ یتحل الوجہان لمن انصف لاجرم ان قال الخفاجی فی العنایۃ بعد نقلہ کلام الامام فیہ نظر اھ وبالجملۃ فعطاء اعلم منا ومنکم باسالیب القرآن ونظمہ نقلا عن ھذا الحبر العظیم الذی قد فاق اکثر الامۃ فی علوم القرآن وفہمہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل دوم احادیث

حدیث چہارم صحیحین ومسند امام احمد میں حضرت سیدنا عباس عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہ قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اغنیت عن عمک فواللہ کان یحوطک ویغضب لک قال ھو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار وفی روایۃ وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح یعنی انھوں نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا۔ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کے لیے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا۔ فرمایا میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔ اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔

امام ابن حجر[33] فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں، یؤید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت سے ہے کہ ابوطالب نے باآنکہ ایمان لانے سے انکار کیا، پھر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نے اتنا کام دیا کہ بہ نسبت باقی کافروں کے عذاب ہلکا ہوگیا۔

حدیث پنجم صحیحین ومسند میں ابوسعید[34] خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر عندہ عمہ ابوطالب فقال لعلہ تنفعہ شفاعتی یوم القیٰمۃ فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبیہ یغلی

منہ دماغہ۔ یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔ یونس بن بکیر نے حدیث محمد بن اسحٰق سے یوں روایت کیا، یغلی منہ دماغہ حتی یسیل علی قدمیہ اس کا بھیجا ابل کر پاؤں پر گرے گا۔

عمدۃ القاری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری ومواہب[35] لدنیہ وغیرہا میں امام سہیلی سے منقول، الحکمۃ فیہ ان ابا طالب کان تابعا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجملتہ الا انہ استمر ثابت القدم علی دین قومہ فسلط العذاب علی قدمیہ خاصۃ لتثبیتہ ایاھما علی دین قومہ یعنی ابوطالب کے پاؤں تک آگ رہنے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ عزوجل جزا ہم شکل عمل دیتا ہے ابوطالب کا سارا بدن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں صرف رہا ملتِ کفر پر ثابت قدمی نے پاؤں پر عذاب مسلط کیا۔ اسی طرح تیسیر[36] شرح جامع صغیر وغیرہ میں ہے۔

حدیث ششم بزار وابویعلیٰ وابن عدی وتمام حضرت جابر[37] بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل نفعت اباطالب قال اخرجتہ من غمرۃ جھنم الی ضحضاح منہا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا، میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔

امام عینی[38] عمدہ میں فرماتے ہیں، فان قلت اعمال الکفرۃ ھباء منثور لا فائدۃ فیہا قلت ھذا النفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ۔ اس کا بھی وہی مطلب ہے کہ ابوطالب کو یہ نفع ملنا صرف حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے ورنہ کافروں کے اعمال تو غبار ہیں ہوا پر اڑاتے ہوتے۔

حدیث ہفتم طبرانی حضرت ام المومنین ام سلمہ[39] رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان الحارث بن ھشام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجۃ الوداع فقال یارسول اللہ انک تحث علی صلۃ الرحم والاحسان الی الجار وایواء الیتیم

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

واطعام الضيف واطعام المسكين وكل ذلك كان يفعله هشام بن المغيرة فما ظنك به یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جذوة من النار وقد وجدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمكانه منی واحسانه الیّ فجعله فی ضحضاح من النار۔ یعنی حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کو مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تھا تو حضور کا اُس کی نسبت کیا گمان ہے فرمایا جو قبر بے جس کا مردہ لا الٰہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارا ہے میں نے خود اپنے چچا ابُو طالب کو سرے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اُسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

مجمع بحار الانوار میں لعلامت کاف امام کرمانی شارح بخاری سے منقول نفع ابا طالب اعماله ببركته صلى الله تعالیٰ علیه وسلم وان كان اعمال الكفرة هباء منثورا یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ابوطالب کے اعمال نفع دے گئے ورنہ کافروں کے کام تو نِرے برباد ہوتے ہیں۔

حدیث ہشتم امام احمد مسند اور بخاری و مسلم اپنی صحاح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اهون اهل النار عذابا ابو طالب وهو منتعل بنعلين من نار يغلی منهما دماغه بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے وُہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اُس کا دماغ کھولتا ہے نیز صحیحین میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار يغلی منهما دماغه كما يغلی المرجل ما يری ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وُہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ دیگ کی طرح

جوش مارے گا وُہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اُسی پر ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

اِسی حدیث میں امام احمد کی روایت یوں ہے،

یوضع فی اخمص قدمیه جمرتان یغلی منهما دماغه۔	اُس کے تلوؤں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا اُبلے گا۔

اور صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقول الله لاهون اهل النار عذابا یوم القیٰمة لو ان لك ما فی الارض من شیء اكنت تفتدی به فیقول نعم فیقول اردت منك اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شیئا فابیت الا ان تشرك بی۔	دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اُسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا وہ عرض کرے گا ہاں، فرمائے گا میں نے تو تجھ سے روزِ میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہُوئے۔

اِس حدیث سے بھی ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔

کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے: قيل ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مسح ابا طالب بعد موته وانسی تحت قدمیه ولذا ینتعل بنعلین من النار۔

یعنی کہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد مرگ ابوطالب کے بدن پر دستِ اقدس پھیر دیا تھا مگر تلوؤں پر ہاتھ پھیرنا یاد نہ رہا اس لیے ابوطالب کو روزِ قیامت آگ کے دو جُوتے پہنائے جائیں گے باقی جسم بہ برکت دستِ اقدس محفوظ رہے گا۔

امام شافعی و امام احمد و امام اسحٰق بن راہویہ و ابو داؤد طیالسی اپنی مسانید اور

https://archive.org/details/@awais_sultan

حدیث نہم ابن سعد طبقات اور ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد و نسائی سنن اور ابن خزیمہ اپنی صحیح اور ابن الجارود منتقی اور مروزی کتاب الجنائز اور بزار و ابو یعلی مسانید اور بیہقی سنن میں بطرق عدیدہ حضرت سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی قال قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات قال اذھب فوار اباك یعنی میں نے حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا۔ فرمایا جا اُسے دبا آ۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، مولیٰ علی نے عرض کی ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیہ حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اُس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے یعنی غسل وغیرہ دیا جائے یا نہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ارٰی ان تغسلہ تجنہ۔ نہلا کر دبا دو۔

امام شافعی کی روایت میں ہے: فقلت یارسول اللہ انہ مات مشرکا قال اذھب فوارہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ تو مشرک مرا۔ فرمایا: جاؤ، دبا آؤ۔ امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا، یہ حدیث صحیح ہے۔ امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں: صححہ ابن خزیمۃ اس حدیث جلیل کو دیکھیے ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ حضور کا وُہ گمراہ کافر چچا مرگیا حضور اس پر انکار نہیں فرماتے نہ خود جنازے میں تشریف لے جاتے ہیں ابو طالب کی بی بی امیر المومنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب انتقال کیا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں اُنھیں کفن دیا اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی، اپنے دستِ مبارک سے مٹی نکالی پھر اُن کے دفن سے پہلے خود اُن کی قبر مبارک میں لیٹے اور دُعا کی:

اللہ الذی یحیی و یمیت و	اللہ جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور خود زندہ
ھو حی لا یموت اغفر لامی	ہے کہ کبھی نہ مرے گا میری ماں فاطمہ بنت
فاطمۃ بنت اسد و وسع علیھا	اسد کو بخش دے اور اُن کی قبر وسیع کر
مدخلھا بحق نبیك والانبیاء	صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا

الذین من قبلی فانك	تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔
ارحم الراحمین۔	

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصححہ وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس ولخوہ بن ابی شیبۃ عن جابر والشیرازی فی الالقاب وابن عبد البر وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی بسند حسن عن ابن عباس وابن عساکر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

کاش ابو طالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے جنازہ میں تشریف نہ لے جاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اُسے دبا آؤ۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوتِ ایمان دیکھیے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ وہ تو مشرک مرا۔ ایمان اِن بندگانِ خدا کے تھے کہ اللہ و رسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا اللہ و رسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وُہ اپنا جگر ہو دوستانِ خدا و رسول کے دوست تھے اگرچہ اُن سے دنیوی ضرر ہو۔

اولئك کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولئك حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ہ جعلنا اللہ منھم بھم ولھم بفضل رحمتہ بھم انہ ھو الغفور الرحیم والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین اٰمین۔

حدیث دہم بخاری و مسلم اپنی صحاح اور ابن ماجہ اپنی سنن اور طحاوی شرح معانی الآثار اور اسماعیل مستخرج علی صحیح البخاری میں بطریق امام علی بن حسین زین العابدین عن عمرو بن عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ قال یارسول اللہ این تنزل فی دارك بمکۃ فقال ھل ترك عقیل من رباع او دور وکان عقیل ورث ابا طالب ھو وطالب ولم یرثہ جعفر ولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما شیئا لانھما کانا مسلمین وکان عقیل وطالب کافرین فکان عمر بن الخطاب

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لا یرث المؤمن الکافر ولفظ ابن ماجۃ والطحاوی فکان عمر من اجل ذالک یقول الخ ولفظ الاسماعیلی فمن اجل ذالک کان عمر یقول ۔

یعنی انھوں نے خدمتِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی کہ یا رسول اللہ حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلے کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے ۔ فرمایا : کیا ہمارے لیے عقیل نے کوئی محلہ یا مکان چھوڑ دیا ہے ۔ امام زین العابدین نے فرمایا : ہوا یہ تھا کہ ابو طالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا ، اور جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا یہ دونوں حضرات وقتِ موت ابی طالب مسلمان تھے اور طالب کافر تھا اور عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہنچتا ۔

تنبیہ لا شک ان قولہ وکان عقیل ورث ابا طالب مدرج فی الحدیث و لم یبین قائلہ فی الکتب الذی ذکرنا واختیرت انا انہ الامام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال الامام العینی فی العمدۃ قولہ وکان عقیل ادراج من بعض الرواۃ ولعلہ من اسامۃ کذا قال الکرمانی اھ والصواب ماذکرتہ وقد کتبت علی ھامش العمدۃ ما نصہ ۔

اقول بل ھو من علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بینہ مالک فی مؤطاہ فانہ اسند اولا عن ابن شہاب بالسند المذکور فی الکتاب اعنی صحیح البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر اھ ثم قال مالک عن ابن شہاب عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انہ اخبرہ انما ورث ابا طالب عقیل وطالب ولم یرثہ علی قال فلذلک ترکنا نصیبنا من الشعب اھ وھکذا رواہ محمد فی مؤطاہ عن مالک مفرقا مصرحا فقد بین واحسن احسن اللہ الیہ والینا بہ آمین ۔

عمر بن شبہ کتاب مکہ میں اور ابو یعلی و ابو بشر اور سمویہ اپنے فوائد اور

حدیث یازدہم حاکم مستدرک میں بطریق محمد بن سلمہ عن ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین قصہ اسلام ابی قحافہ والد امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال فلما مد یدہ یبایعہ

بکی ابوبکر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یبکیک قال لان تکون ید عمک مکان یدہ ویسلم ویقر اللہ عینک احب الی من ان یکون ۔

یعنی جب حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ انور ابو قحافہ سے بیعتِ اسلام لینے کے لیے بڑھایا ۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو دیے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : کیوں روتے ہو ؟ عرض کی ، ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور اُن کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی ۔ حاکم نے کہا یہ حدیث بر شرطِ شیخین صحیح ہے حافظ العسقلانی نے اصابہ میں اسے مسلّم رکھا اور فرمایا : سندہ صحیح ۔

ابو قرہ موسیٰ بن طارق

حدیث دوازدہم موسیٰ بن عبیدہ وہ عبد اللہ بن دینار وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال جاء ابوبکر بابی قحافۃ یقودہ یوم فتح مکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ترکت الشیخ حتی نأتیہ قال ابوبکر اردت ان یاجرہ اللہ والذی بعثک بالحق لانا کنت اشد فرحا باسلام ابی طالب لو کان اسلم منی بابی ۔

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لاتے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اُس کے پاس تشریف فرما ہوتے ، صدیق نے عرض کی کہ میں نے چاہا کہ اللہ اُن کو اجر دے قسم اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے اللہ اللہ یہ محبوب میں فنائے مطلق کا مرتبہ ہے صدق اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ ۔ اسی طرح امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انا باسلامک اذا اسلمت افرح منی باسلام الخطاب مجھے آپ کے اسلام کی جتنی خوشی ہوئی اپنے باپ خطاب کے اسلام کی اتنی نہ ہوتی ذکرہ ابن اسحٰق فی سیرتہ ۔

یونس بن بکیر فی زیادات مغازی ابن اسحٰق عن یونس بن عمرو

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

حدیث سیزدہم[۱۳] عن ابی السفر[۵۱] قال بعث ابوطالب الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال اطعمنی من عنب جنتك فقال ابوبکر ان اللہ حرمها علی الکافرین۔

یعنی ابوطالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کر بھیجی کہ مجھے اپنی جنت کے انگور کھلایئے۔ اس پر صدیق اکبر[۵۲] رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ نے انھیں کافروں پر حرام کیا ہے۔

حدیث چہاردہم الواحدی من حدیث موسٰی بن عبیدہ قال اخبرنا محمد[۵۳] بن کعب القرظی قال بلغنی انہ لما اشتکی ابوطالب شکواہ التی قبض فیها قالت لہ قریش ارسل الی ابن اخیك یرسل الیك من ھٰذہ الجنۃ التی ذکرھا یکون لك شفاء فارسل الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اللہ حرمهما علی الکافرین طعامها وشرابها ثم اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال لولا ان تعیرنی بها فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عینك واستغفر لہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان نستغفر لاٰبائنا ولذوی قراباتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لابیہ ومحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعمہ فاستغفروا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی والذین اٰمنوا الاٰیۃ۔

یعنی ابوطالب کے مرض الموت میں کافرانِ قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لیے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابوطالب نے عرض کر بھیجی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالٰی نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے۔ پھر تشریف لا کر ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ ابوطالب نے کہا لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا اس کا خیال نہ ہوتا تو میں حضور کی خوشی کر دیتا جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعائے مغفرت کی مسلمانوں نے کہا ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لیے دعائے بخشش سے کون مانع ہے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے

اپنے باپ کے لیے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے چچا کے لیے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لیے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جب کہ روشن ہو لیا کہ وہ جہنمی ہیں والعیاذ باللہ تعالٰی۔

حدیث پانزدہم[۱۵] ابونعیم حلیہ میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

کانت مشیۃ اللہ عزوجل	اللہ تعالٰی نے میرے چچا عباس کا مسلمان
فی اسلام عمی العباس و	ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا
مشیتی فی اسلام عمی ابی	چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالٰی کا
طالب فغلبت مشیۃ اللہ	ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ
مشیتی۔	ابوطالب کافر رہا

اور عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ مشرف باسلام ہوتے۔ فللہ الحجۃ البالغۃ۔

فصل سوم

جوتن[۵۴] اقوالِ ائمہ کرام و علمائے اعلام اوپر گزرے اور بعد کلام خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا حالت منتظرہ باقی ہے خاتمہ کا حال خدا و رسول سے زیادہ کون جانے عز مجدہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مگر تکثیر فوائد و تسکین زاید کے لیے بعض اور بھی کہ سر دست پیش نظر ہیں اضافہ کیجیے کہ زیادت خیر زیادت خیر ہے وباللہ التوفیق۔

امام[۵۵] الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: ابوطالب عمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مات کافرا۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کی موت کفر پر ہوئی۔ والعیاذ باللہ۔

امام[۵۶] برہان الدین علی بن ابی بکر فرغانی ہدایہ میں فرماتے ہیں: اذا مات الکافر ولہ ولی مسلم فانہ یغسلہ ویکفنہ ویدفنہ بذلك امر علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حق ابیہ ابی طالب لکن یغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقۃ

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

ویحفر حفیرۃ من غیر مراعاۃ سنۃ التکفین واللحد ولا یوضع فیہ بل یلقی۔

امام ابوالبرکات عبداللہ نسفی کافی شرح وافی میں فرماتے ہیں: مات کافر یغسلہ ولیہ المسلم ویکفنہ ویدفنہ والاصل فیہ انہ لما مات ابوطالب اتی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقال ان عمک الشیخ الضال قد مات فقال اغسلہ واکفنہ وادفنہ ولا تحدث حدثا حتی تلقانی ای لا تصل علیہ الخ

علامہ ابراہیم حلبی غنیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں: مات للمسلم قریب کافر لیس لہ ولی من الکفار یغسلہ غسل الثوب النجس ویلفہ فی خرقۃ ویحفر لہ حفرۃ ویلقیہ فیہا من غیر مراعاۃ السنۃ فی ذٰلک لما روی ان ابا طالب لما ھلک جاء علی فقال یا رسول اللہ ان عمک الضال قد مات الخ

علامہ ابراہیم طرابلسی برہان شرح مواہب الرحمٰن پھر علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں زیر قول نور الایضاح ان کان للکافر قریب مسلم غسلہ فرماتے ہیں: الاصل فیہ ما رواہ ابوداؤد وغیرہ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما مات ابوطالب الحدیث۔

علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں فرماتے ہیں: یغسل ولی مسلم الکافر ویکفنہ ویدفنہ بذٰلک امر علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان یغسل ابیہ حین مات۔

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان اپنے قرابت دار کافر مردہ کو نہلا سکتا ہے کہ مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے اپنے باپ ابوطالب کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اجازت سے نہلایا۔

فتح القدیر و کفایہ و بنایہ وغیرہا تمام شروح ہدایہ میں اِس مضمون کو مقبول و مقرر رکھا۔ کتب فقہ میں اِس کی عبارات بکثرت ملیں گی سب کی نقل سے اطالت کی حاجت نہیں۔ واضح ہوا کہ یہ سب علمائے کرام ابوطالب کو کافر جانتے ہیں یونہی امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک وضع فرمایا یعنی باب اُس شخص کا جس کا کوئی قرابت دار مشرک مرے اور امام نسائی نے باب مواراۃ المشرک

یعنی دفن مشرک کا باب اور دونوں نے اُس میں یہی حدیث موتِ ابی طالب ذکر کی انہیں نسائی کے اِسی مجتبٰی میں ایک باب النہی عن الاستغفار للمشرکین ہے اُس میں حدیث دوم روایت کی ابن ماجہ نے سنن میں باب میراث اھل الاسلام من اھل الشرک لکھا یعنی مشرک کا ترکہ مسلم کو ملے گا یا نہیں اُس میں حدیث دوم وارد کی۔

امام اجل صاحب المذہب سیدنا امام مالک نے مؤطا شریف میں باب التوارث بین اھل الملل منعقد فرمایا یعنی مختلف دین والوں میں ایک کو دُوسرے کا ترکہ ملنے کا حکم اور اُس میں حدیثیں مسلم و کافر کے عدمِ توارث کی روایت فرمائیں جن میں یہ حدیث امام زین العابدین دربارۂ ترکہ ابوطالب مذکور حدیث دہم بھی ارشاد کی۔

یونہی امام محرر المذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا شریف میں باب لا یرث المسلم الکافر منعقد فرما کر حدیث مذکور ایراد کی۔

امام اجل محمد بن اسمٰعیل بخاری نے جامع صحیح کتاب الجنائز میں ایک باب وضع فرمایا باب اذا قال المشرک عند الموت لا الٰہ الا اللہ یعنی باب اِس کے بیان کا کہ مشرک مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے تو کیا حکم ہے اور اُس میں حدیث دوم روایت فرمائی۔ اُسی کی کتاب الادب میں لکھا باب کنیۃ المشرک اس میں حدیث چہارم روایت اور حدیث مذکور سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول وھو علی المنبر ان بنی ھاشم بن المغیرۃ استاذنونی ان ینکحوا ابنتھم علی بن ابی طالب ذکر کی۔

امام قسطلانی نے تطبیق حدیث وترجمہ میں لکھا فذکر اباطالب المشرک بکنیۃ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابوطالب مشرک کو کنیت سے یاد فرمایا۔ پھر لکھا قد جوزوا ذکر الکافر بکنیتہ اذا کان لا یعرف الا بھا کما فی ابی طالب او کان علی سبیل التألف رجاء اسلامھم او تحصیل منفعۃ منھم لا علی سبیل التکریم لانا مامورون بالاغلاظ علیہم علمائے کافر کو کنیت سے ذکر کرنا جائز رکھا جب کہ وہ اور نام سے نہ پہچانا جائے جیسے ابوطالب یا بامید اسلام تالیف مقصود یا کام نکالنا ہو مگر بطور تکریم جائز نہیں کہ ہمیں اُن پر سختی کرنے کا حکم ہے۔ عمدۃ القاری میں ہے قال ابن بطال فیہ جواز تکنیۃ المشرک۔ امام ابن بطال نے فرمایا، اس حدیث سے مشرک کو بلفظ کنیت یاد کرنے کا جواز معلوم ہوا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

اُسی میں ہے، فیہ دلالۃ ان اللہ تعالیٰ قد یعطی الکافر عوضاً من اعمالہ التی مثلہا یکون قربۃ لاھل الایمان باللہ تعالیٰ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر ان عمہ نفعتہ تربیتہ ایاہ وحیاطتہ لہ التخفیف الخ

اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ عزوجل کافر کو بھی اُس کے اعمال کا کچھ عوض دیتا ہے جو اہلِ ایمان کریں تو قُربِ الٰہی پائیں۔ دیکھو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور کے چچا کو حضور کی خدمت وحمایت نے تخفیفِ عذاب کا فائدہ دیا۔

امام عارف باللہ سیدی علی متقی مکی قدس سرہٗ الملکی نے اپنی کتب جلیلہ منہج العمال وکنز العمال ومنتخب کنز العمال میں ایک باب منعقد فرمایا الباب الخامس فی اشخاص لیسوا من الصحابۃ اُن شخصوں کے ذکر میں جو صحابی نہیں اور اسی باب میں ابوطالب و ابوجہل وغیرہما کو ذکر کیا۔

اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن بن علی شیبانی نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول میں احادیث ذکرِ ابی طالب کو فصل غیر صحابہ میں وارد کیا اور اُس میں صرف حدیث دوم وچہارم وپنجم کو جلوہ دیا۔ اگر ابوطالب کو اسلام نصیب ہوتا تو کیا وُہ شخص صحابہ سے خارج ہوسکتا جس نے بچپن سے حضور پُرنور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود میں پالا اور مرتے دم تک حضر وسفر کی ہمرکابی سے بہرہ یابی کا غلغلہ ڈالا۔

یونہی امام حافظ الحدیث ابوالفضل شہاب الدین ابن حجر عسقلانی نے کتاب اصابہ فی تمییز الصحابہ میں ابوطالب کو باب الکنی حرف الطاء المہملہ کی قسم رابع میں ذکر کیا۔ یعنی وُہ لوگ جنھیں صحابی کہنا مردود وغلط وباطل ہے۔

اُسی میں فرماتے ہیں: ورد من عدۃ طرق فی حق من مات فی الفترۃ ومن ولد مجنونا ونحو ذٰلک ان کلا منہم یدلی بحجۃ ویقول لوعقلت اوذکرت لاٰمنت فترفع لہم نار ویقال لہم ادخلوھا فمن دخلہا کانت علیہم برداً وسلاماً ومن امتنع ادخلہا کرھا ونحن نرجوان یدخل عبدالمطلب واٰل بیتہ فی جملۃ من یدخلہا طائعاً فینجو لکن ورد فی ابی طالب ما یدفع ذٰلک وھو ماتقدم من

اٰیۃ براءۃ وماقی الصحیح انہ فی ضحضاح من النار فھذا شان من مات علی الکفر فلوکان مات علی التوحید نجا من النار اصلا والاحادیث الصحیحۃ والاخبار المتکاثرۃ طافحۃ بذٰلک اھ مختصراً۔ یعنی بہت اسانید سے حدیث آئی کہ جو زمانہ فترت میں اسلام آنے سے پہلے مرگیا یا مجنون پیدا ہُوا اور جنون ہی میں گزر گیا اور اسی قسم کے لوگ جنھیں دعوتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء نہ پہنچی اُن میں ہرایک روزِ قیامت ایک عذر پیش کرے گا کہ الٰہی میں عقل رکھتا یا مجھے دعوت پہنچتی تو میں ایمان لاتا ان کے امتحان کو ایک آگ بلند کی جائے گی اور ارشاد ہوگا اس میں جاؤ جو حکم مانے گا اور اس میں داخل ہوگا وہ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوجائے گی اور جو نہ مانے گا جبراً آگ میں ڈالا جائے گا اور ہمیں امید ہے کہ عبدالمطلب اور اُن کے گھر والے کہ قبل ظہور نورِ اسلام انتقال کرگئے وُہ سب اُنھیں لوگوں میں ہوں گے جو اپنی خوشی سے اُس امتحانی آگ میں جاکر ناجی ہوجائیں گے مگر ابوطالب کے حق میں وُہ وارد ہولیا جو اُسے دفع کرتا ہے سورۂ توبہ شریف کی آیت اور حدیث صحیح کا ارشاد کہ وُہ پاؤں تک کی آگ میں ہے یہ حال اُس کا ہے جو کافر مرے اگر اخیر وقت اسلام لاکر مرا ہوتا تو دوزخ سے نجات کلی چاہیے تھی صحیح وکثیر حدیثیں کفرِ ابی طالب ثابت کررہی ہیں۔ پھر فرمایا: وقد فخر المنصور علی محمد بن عبداللہ بن الحسن لما خرج بالمدینۃ وکاتبہ المکاتبات المشھورۃ ومنہا فی کتاب المنصور وقد بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولہ اربعۃ اعمام فاٰمن بہ اثنان احدھما ابی وکفر بہ اثنان احدھما ابوک۔

یعنی جب امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خلیفہ عباسی عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشہور بہ منصور دوانیقی پر خروج فرمایا اور مدینہ طیبہ پر تسلط کرکے خلیفہ وامیرالمومنین لقب پایا اُن میں اور خلیفہ مذکور منصور میں مکاتبات مشہورہ ہوئے ازاں جملہ منصور نے ایک نامہ میں لکھا جب حضور اقدس سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہُوئی حضور کے چار چچا زندہ تھے حمزہ وعباس وابوطالب وابولہب دو حضور پر ایمان لائے ایک اُن میں میرے باپ ہیں

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو کافر رہے ایک اُن میں آپ کے باپ ہیں، یعنی ابوطالب یہ مقصور علاوہ خلیفہ و اہلبیت ہونے کے خود بھی علمائے تبع تابعین و فقہاء و محدثین سے ہیں امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں انھیں فقیہ النفس وجید المشارکۃ فی العلم لکھا اور فرمایا: ولد سنۃ خمس وتسعین وادرك جدہ ولم یروعنہ وروی عن ابیہ وعن عطاء بن یسار وعنہ ولدہ المہدی اور امام اجل نفس زکیہ کو یُوں بے تامل لکھ جیجنا اور امام کا اس پر رد نہ فرمانا بھی بتا رہا ہے کہ کفرِ ابی طالب واضح و مشہوریات تھی اصابہ میں اس کے بعد فرمایا ومن شعر عبد اللہ بن المعتز یخاطب الفاطمیین ؎

وانتم بنو بنتہ دوننا
ونحن بنو عمہ المسلم

یعنی عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن ہارون بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا یُوں کہیے کہ چھ خلفاء کے بیٹے عبداللہ ابن المعتز باللہ ابن المتوکل ابن المعتصم ابن الرشید ابن المہدی ابن المنصور کا ایک شعر بعض سادات کرام کے خطاب میں ہے کہ تم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہو ہم نہیں اور ہم حضور کے مسلمان چچا کے بیٹے ہیں۔ اِس میں بھی کفرِ ابی طالب پر صاف تعریض موجود ہے عبداللہ اہلِ علم و فضل سے ہیں حدیث میں علی بن حرب معاصر امام بخاری و مسلم کے شاگرد نیز امام ممدوح کتاب الاحکام پھر امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں: نحن نرجو ان یدخل عبد المطلب وآل بیتہ الجنۃ الا اباطالب فانہ ادرك البعثۃ ولم یؤمن اھ باختصار۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عبدالمطلب اور اُن کے اہلبیت سب جنت میں جائیں گے سوا ابوطالب کے کہ زمانہ اسلام پایا اور ایمان نہ لائے نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: من عجائب الاتفاق ان الذین ادرکھم الاسلام من اعمام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربعۃ لم یسلم منھم اثنان واسلم اثنان وکان اسم من لم یسلم ینافی اسامی المسلمین وھما ابوطالب اسمہ

عبد مناف وابولھب واسمہ عبد العزی بخلاف من اسلم وھما حمزۃ والعباس۔ عجائب اتفاق سے ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار چچا زمانۂ اسلام میں زندہ تھے دو اسلام نہ لائے اور دو مشرف باسلام ہوئے وہ دو کہ اسلام نہ لائے اُن کے نام بھی پہلے ہی سے مسلمانوں کے نام کے خلاف تھے ابوطالب کا نام عبد مناف تھا اور ابولہب کا عبد العزیٰ اور دو کہ مسلمان ہوئے اُن کے نام پاک وصاف تھے حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکذا اثرہ الزرقانی فی شرح المواھب۔

امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں، کان العباس اصغر اعمامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یسلم منھم الا ھو وحمزۃ۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب میں چھوٹے چچا تھے۔ حضور کے اعمام میں صرف یہ اور حضرت حمزہ مسلمان ہوئے وبس امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلیہ شرح منیہ اواخر صلاۃ اس مسئلہ کے بیان میں کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت ناجائز ہے۔ آیت دوم تلاوت کرکے فرماتے ہیں: ثبت فی الصحیحین ان سبب نزول الآیۃ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب لاستغفرن لك ما لم انہ عنك صحیحین میں ثابت ہوچکا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کے لیے دعائے مغفرت کی تھی اُس پر یہ آیت اُتری۔

امام محی السنہ بغوی معالم شریف اول رکوع سورۂ بقر میں زیر قولہ تعالیٰ ان الذین کفروا سواء علیھم، پھر قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی کتاب الخمیس میں فرماتے ہیں: کفر چار قسم ہے کفر انکار و کفر جحود و کفر عناد و کفر نفاق کفر انکار یہ کہ اللہ عزوجل کو نہ دل سے جانے اور زبان سے مانے جیسے ابلیس و یہود اور کفر نفاق یہ کہ زبان سے مانے مگر دل میں نہ جانے وکفر العناد ھو ان یعرف اللہ بقلبہ ویعترف بلسانہ ولا یدین بہ ککفر ابی طالب حیث یقول ؎

ولقد علمت بان دین محمد
من خیر ادیان البریۃ دینا

https://archive.org/details/@awais_sultan

ولا الملامۃ او حذار مسبۃ

لوجدتنی سمحا بذاک مبینا

یعنی کفر عنادیہ کہ اللہ تعالیٰ کو دل سے بھی جانے اور زبان سے بھی کہے مگر تسلیم و گرویدگی سے باز رہے جیسے ابو طالب کا کفر کہ یہ شعر کہے واللہ میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہاں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت یا طعنے سے بچنا نہ ہوتا تو تو مجھے دیکھتا کہ میں کیسے اہلی دلی کے ساتھ صاف صاف اس دین کو قبول کر لیتا۔ امام ممدوح یہ چاروں قسمیں بیان کر کے فرماتے ہیں، جمیع ھذہ الاصناف سواء فی ان من لقی اللہ تعالیٰ بواحد منہا لا یغفر لہ۔ یہ سب قسمیں اس حکم میں یکساں ہیں کہ جو ان میں سے کسی قسم کا کفر کر کے اللہ عزوجل سے ملے گا وہ کبھی اُسے نہ بخشے گا۔

امام شہاب[٩١] الدین ابو العباس احمد بن ادریس قرافی نے شرح التنقیح پھر امام[٩٢] قسطلانی نے مواہب میں کفار کی چار قسمیں کر کے ایک قسم یوں بیان فرمائی، من امن بظاہرہ وباطنہ ولکن بعدما الاذعان للفروع کما حکی عن ابی طالب انہ کان یقول انی لاعلم ان ما یقولہ ابن اخی لحق ولولا اخاف ان تعیرنی نساء قریش لاتبعتہ وفی شعرہ یقول ؎

لقد علموا ان ابننا لا مکذب

یقینا ولا یعزی لقول الاباطل

فھذا تصریح باللسان واعتقاد بالجنان غیر انہ لم یذعن۔ یعنی ایک کافر وہ ہے جو قلب سے عارف زبان سے معترف ہو مگر اذعان نہ لاتے جیسے ابو طالب سے مروی کہ بے شک میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو کچھ میرے بھتیجے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ضرور حق ہے اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش کی عورتیں مجھے عیب لگائیں گی تو ضرور میں اُن کا تابع ہو جاتا اور اپنے ایک شعر میں کہا خدا کی قسم کافران قریش خوب جانتے ہیں کہ ہمارے بیٹے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یقیناً سچے ہیں اور معاذ اللہ کوئی کلمہ خلافِ حق کہنا اُن کی طرف نسبت نہیں کیا جاتا تو یہ زبان سے تصریح اور دل سے اعتقاد سب کچھ ہے مگر اذعان

نہ ہوا۔

امام[٩٣] ابن اثیر جزری نہایہ، پھر علامہ[٩٤] زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

کفر عناد ھو ان یعرفہ بقلبہ	کفر عنادیہ ہے کہ دل سے پہچانے اور
ویعترف بلسانہ ولا یدین بہ	زبان سے اقرار کرے مگر تسلیم و انقیاد
کابی طالب۔	سے باز رہے جیسے ابو طالب۔

علامہ مجد[٩٥] الدین فیروز آبادی سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں:

چوں عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُبو طالب بیمار شد با وجود آنکہ مشرک بود اورا عیادت فرمود و دعوتِ اسلام کرد ابو طالب قبول نکرد آہ ملخصاً۔

شیخ[٩٦] محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

حدیث صحیح اثبات کردہ است برائے ابو طالب کفر را۔

پھر بعد ذکر احادیث فرمایا: و در روضۃ[٩٧] الاحباب نیز اخبار موت ابو طالب بر کفر آوردہ۔ الخ

بحر[٩٨] العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:

احادیث کفرہ شھیرۃ وقد نزل فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شان عمہ ابی طالب انک لا تھدی من احببت کما فی صحیح مسلم وسنن الترمذی، وقد ثبت فی الخبر الصحیح عن الامام محمد ابا قر کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ووجوہ ابائہ الکرام ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث طالبا وعقیلا اباھما ولم یورث علیا وجعفرا ولذا ترکنا نصیبنا فی الشعب کذا فی موطا الامام مالک۔

یعنی کفرِ ابو طالب کی حدیثیں مشہور ہیں پھر اُس کے ثبوت میں آیت اولیٰ کا اُترنا اور حدیث دہم کفر ابی طالب کی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علی و جعفر کو ترکہ نہ دلانا بیان فرمائی۔

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

اقول وذکر الامام اباقر رضی اللہ تعالٰی عنہ وقع زلة من القلم فانما هو الامام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کما اسمعناك من المؤطا والصحیحین وغیرها۔

نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض فصل الوجہ الخامس من وجوہ السب میں امام ابن حجر مکی سے نقل فرمایا:

حدیث مسلم ان ابی واباك فی النار اراد بابیه عمه اباطالب لان العرب تسمی العم ابا۔

یعنی عرب کی عادت ہے کہ باپ کو چچا کہتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بھی اسی عادت پر اس حدیث میں اپنے چچا ابو طالب کو باپ کہہ کر فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مسالک الحنفا فی والدی المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں اسی حدیث کے نسبت فرماتے ہیں:

ما المانع ان یکون المراد به عمه ابو طالب وکانت تسمیة ابی طالب ابا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شائعا عندهم لکونه عمه ولکونه رباه وکفله من صغره اھ ملخصا۔

کون مانع ہے کہ اس حدیث میں ابو طالب مراد ہو کہ وہ دوزخ میں ہے اس زمانہ میں شائع تھا کہ ابو طالب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا باپ کہا جاتا چچا ہونے اور بچپن سے حضور اقدس کی خدمت وکفالت کرنے کے باعث **اقول** جس طرح بھی ابو طالب کے شعر سے گزرا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنا بیٹا کہا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابو طالب کی بی بی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اپنی ماں فرمایا۔ اسی میں فرماتے ہیں:

اخرج تمام الرازی فی فوائده بسند ضعیف عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا کان یوم القیمة شفعت لابی وامی وابی طالب واخ لی کان فی الجاهلیة اورده

المحب الطبری وهو من الحفاظ والفقهاء فی کتابه ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی وقال ان ثبت فهو مؤول فی ابی طالب علی ما ورد فی الصحیح من تخفیف العذاب عنه بشفاعته صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انتهی وانما احتاج الی تاویله فی ابی طالب دون الثلثة ابیه وامه واخیه یعنی من الرضاعة لان اباطالب ادرك البعثة ولم یسلم والثلثة ماتوا فی الفترة۔

یعنی ایک حدیث ضعیف میں آیا کہ میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانۂ جاہلیت میں گزرا، شفاعت فرماؤں گا۔

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابو طالب کے بارے اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں، خاص ابو طالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابو طالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین وبرادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں۔ کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہی شفاعت کبرٰی کہ فتح باب حساب کے لیے ہے تمام جہان کو شامل وعام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابو طالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں حدیث چہارم وپنجم کا باب یوں لکھا باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لابی طالب والتخفیف عنه بسببه امام بدر الدین زرکشی نے خادم میں امام ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے لسروره بولادة صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واعتاقه ثویبة حین بشربه وانما هی کرامة له صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس لیے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقله فی المسالك ایضاً نیز مسالک الحنفا پھر شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے:

قد ثبت فی الصحیح واخبر الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابا طالب اھون اهل النار عذابا اھ ملتقطا ۔ بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللهم اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه وعلیٰ آله افضل الصلاة وادوم التسليم آمين والحمد لله رب العلمين ۔

فصل چہارم

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں زیر حدیث ہشتم فرماتے ہیں:

هذا يؤذن بموته على كفره وهو الحق ووهم البعض۔

یعنی یہ حدیث بتاتی ہے کہ ابوطالب کی موت کفر پر ہوئی اور یہی حق ہے اور اس کا خلاف وہم ہے۔

امام عینی زیر حدیث دوم وچہارم فرماتے ہیں:

هذا كله ظاهر انه مات على غير الاسلام فان قلت ذكر السهيلي انه رأى فی بعض كتب المسعودی انه اسلم قلت هذا لا يعارض ما فی الصحیح ۔

ان سب حدیثوں سے ظاہر ہے کہ ابوطالب کی موت غیر اسلام پر ہوئی۔ اگر تو کہے کہ سہیلی نے ذکر کیا کہ انھوں نے مسعودی کی کسی کتاب میں دیکھا کہ ابوطالب اسلام لے آئے میں کہوں گا ایسی بے سروپا حکایت احادیث صحیح بخاری کی معارض نہیں ہوسکتی۔

اقول علاوہ بریں اگر یہ مسعودی علی بن حسین صاحب مروج ہے تو خود رافضی ہے اُس کی کتاب مروج الذہب خلفائے کرام وصحابہ عظام عشرہ مبشرہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر صریح تبرا سے جابجا آلودہ ہے لوط بن یحییٰ ابومخنف رافضی خبیث ہالک کے اقوال و

نقول بکثرت لاتا ہے جس کے مردود و تالف ہونے پر ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے اسی طرح اور رافض وفساق وہالکین کے اخبار پر اُس کی کتاب کا مدار ہے جیسا کہ اُس کے مطالعہ سے واضح وآشکار ہے فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے اپنے نسخہ مروج الذہب کے ہامش پر اس کی تنبیہ کردی ہے شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

ہشام کلبی مفسر کہ رافضی غالی ست وہمچنیں مسعودی صاحب مروج الذہب وابوالفرج اصبہانی صاحب کتاب الاغانی وعلی ہذا القیاس امثال اینہا را ایں فرقہ در عداد اہلسنت داخل کنند وبمنقولات ومقولات ایشاں الزام اہلسنت خواہند۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

القول باسلام ابی طالب لا یصح قاله ابن عساكر وغيره ۔ ابوطالب کا اسلام ماننا غلط ہے امام ابن عساکر وغیرہ نے اس کی تصریح کی۔ اسی طرح اصابہ میں ہے: کما سیأتی۔

علامہ شہاب نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

من الغريب ما نقله بعضهم ان الله تعالىٰ احياه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فآمن به كابويه واظنه من افتراء الشيعة۔

غرائب سے ہے یہ جو بعض نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح ابوطالب کو بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زندہ کیا کہ بعد مرگ جی کر مشرف باسلام ہوئے میرے گمان میں یہ رافضیوں کی گڑھت ہے۔

اقول وضاع کذاب رافضیوں ہی میں منحصر نہیں مگر یہ اُن کے مسلک کے موافق ہے لہٰذا اس کی وضع کا گمان انھیں کی طرف جاتا ہے پھر بھی بے تحقیق جزم کی کیا صورت ممکن کہ کسی اور نے وضع کی ہو اس بنا پر لفظ ظن فرمایا ورنہ اُس کے موضوع ومفتری ہونے میں تو شبہ نہیں کما لا یخفی۔

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

علامہ[111] صبان محمد بن علی مصری کتاب اسعاف الراغبین میں فرماتے ہیں:

اما اعمامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فاثنا عشرۃ حمزۃ والعباس وھما	کے بارہ چچا تھے حمزہ وعباس رضی اللہ
مسلمان وابوطالب والصحیح	تعالیٰ عنہما اور یہی دو مشرف باسلام
انہ مات کافرا۔	ہوئے اور ابوطالب اور صحیح یہی ہے کہ
	یہ کافر مرے۔

فصل پنجم

شرح[112] مقاصد وشرح[113] تحریر وحیرر[114] دالمحتار حاشیہ درمختار باب المرتدین میں ہے:

المصرعلی عدم الاقرار مع	جس سے اقرار اسلام کا مطالبہ کیا جائے
مطالبۃ بہ کافر وفاقا لکون	اور وہ اقرار نہ کرنے پر اصرار رکھے بالاتفاق
ذٰلک من امارات عدم التصدیق	کافر ہے کہ یہ دل میں تصدیق نہ ہونے کی
ولھٰذا اطبقوا علی کفر ابی	علامت ہے اسی واسطے تمام علماء نے
طالب۔	کفر ابی طالب پر اجماع کیا ہے۔

مولانا[115] علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

اذا امربھا وامتنع وابی عنھا	جسے شہادت کلمہ اسلام کا حکم دیا جائے
کابی طالب فھو کافر بالاجماع۔	اور وہ باز رہے اور ادائے شہادت سے
	انکار کرے جیسے ابوطالب تو وہ بالاجماع
	کافر ہے۔

مرقاۃ[116] شرح مشکوٰۃ میں اُس شخص کے بارہ میں جو قلب سے اعتقاد رکھتا تھا اور بغیر کسی عذر ومانع کے زبان سے اقرار کی نوبت نہ آئی علماء کا اختلاف کہ یہ اعتقاد بے اقرار اُسے آخرت میں نافع ہوگا یا نہیں، نقل کرکے فرماتے ہیں:

قلت لکن بشرط عدم طلب الاقرار منہ فان ابی بعد ذٰلک فکافر اجماعا لقضیۃ

ابی طالب۔ یعنی یہ اختلاف اُس صورت میں ہے کہ اُس سے اقرار طلب نہ کیا گیا ہو اور اگر بعد طلب باز رہے جب تو بالاجماع کافر ہے ابوطالب کا واقعہ اس پر دلیل ہے۔ اُسی[117] کی فصل ثانی باب اشراط الساعۃ میں ہے:

ابوطالب لم یؤمن عند اھل السنۃ۔	اہل سنت کے نزدیک ابوطالب مسلمان نہیں۔

شیخ[118] محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں:

مشایخ حدیث وعلمائے سنت بریں اندکہ ایمان ابوطالب ثبوت نہ پذیرفتہ و درصحاح احادیث ست کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در وقت وفات وی بر سروی آمد وعرض اسلام کرد وی قبول نہ کرد۔

فصل ششم

امام[119] ابن حجر مکی افضل القریٰ لقراء ام القریٰ میں ابوطالب کی بیت مروی صحیح بخاری کہ ہم نے شروع جواب میں ذکر کی لکھ کر فرماتے ہیں:

ھٰذا البیت من جملۃ قصیدۃ لہ	یہ بیت ابوطالب کے ایک قصیدہ کی ہے
فیھا مدح عجیب لہ صلی اللہ تعالیٰ	جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
علیہ وسلم حتی اخذ الشیعۃ	سلم کی عجب نعت ہے یہاں تک کہ رافضیوں
منھا القول باسلامہ۔	نے اس سے ابوطالب کا مسلمان ہونا اخذ
	کرلیا۔

پھر فرماتے ہیں:

صرائح الاحادیث المتفق علی صحتھا ترد ذٰلک یعنی صاف اور روشن حدیثیں جن کی صحت پر اتفاق ہے اسلام ابوطالب کو رد کررہی ہیں۔

علامہ محمد بن[120] عبدالباقی شرح مواہب میں روایت ضعیفہ ابن اسحٰق کہ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب مع اپنے جوابوں کے آتی ہے ذکر کرکے فرماتے ہیں:

بھذا احتج الرافضۃ ومن تبعھم علی اسلامہ رافضی اور جو اُن کے پیرو ہوئے

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

وہ اسی روایت سے ابوطالب کے اسلام پر سند لاتے ہیں۔

انوار[۲۱] التنزیل وارشاد العقل میں زیر آیہ کریمہ انك لا تهدى من احببت فرمایا الجمهور على انها نزلت فى ابى طالب جمہور ائمہ کے نزدیک یہ آیت دربارۂ ابوطالب اُتری۔

علامہ[۲۲] خفاجی اِس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: اشارة الى الرد على بعض الرافضة اذ ذهب الى اسلامه یہ اشارہ ہے بعض رافضیوں کے رد کی طرف کہ وہ اسلام ابوطالب کے قائل ہیں۔

اصابہ[۲۳] میں ہے: ذكر جمع من الرافضة انه مات مسلما قال ابن عساكر فى صدر ترجمته قيل انه اسلم ولا يصح اسلامه مختصر۔ رافضیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ابوطالب مسلمان مرے۔

امام[۲۴] ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں شروع تذکرہ ابوطالب میں فرمایا بعض اسلام ابوطالب کے قائل ہوئے اور یہ صحیح نہیں۔

زرقانی[۲۵] میں ہے،

الصحيح ان اباطالب لم يسلم	صحیح یہ ہے کہ ابوطالب مسلمان نہ ہوئے
وذكر جمع من الرافضة انه مات	رافضیوں کی ایک جماعت نے اُن کا اسلام
مسلما وتمسكوا باشعار واخبار	پر مرنا مانا اور کچھ شعروں اور واہیات
واهية تكفل بردها فى	خبروں سے تمسک کیا جن کے رد کا امام
الاصابه۔	حافظ الشان نے اصابہ میں ذمہ لیا۔

نسیم[۲۶] فصل کیفیۃ الصلاۃ علیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والتسلیم میں ہے:

ابوطالب توفى كافرا وادعاء بعض	ابوطالب کی موت کفر پر ہوئی اور بعض
الشيعة انه اسلم لا اصل له۔	رافضیوں کا دعوٰی باطل کردہ اسلام
	لائے محض بے اصل ہے۔

شیخ[۲۷] محقق شرح صراط المستقیم میں فرماتے ہیں،

شیخ[۲۸] ابن حجر در فتح الباری میگوید معرفت ابوطالب بہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم در بسیاری از اخبار آمدہ و تمسک کردہ بدان شیعہ بر اسلام وے و استدلال کردہ اند بر دعوٰی خود بچیزی کہ دلالت ندارد بر آں۔

اُسی[۲۹] میں ہے:

مخفی نماند کہ صحت اسلام ابوین بلکہ سائر آباتی وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مشہور ست و شیعہ اسلام ابوطالب را نیز ازیں قبیل دانند۔ اھ مختصرا

فصل ہفتم

الحمد للہ کلام اپنی نہایت کو پہنچا بعد اس قدر نصوص علیۂ وجلیۂ قرآن وحدیث وارشادات صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ قدیم وحدیث کے منصف کو چارہ نہیں مگر تسلیم اور شبہات کا حصہ نہیں مگر فنائے عمیم پھر بھی تبیین مرام و تسکین اوہام مناسب مقام۔ عمرو نے آٹھ شبہے ذکر کیے اور نواں کہ اگر شبہہ کہنے کے بھی کچھ قابل ہے تو وہی ہے اُس سے متروک ہوا ہم اُن سب کو ذکر کرکے بتوفیق اللہ تعالٰی اظہار جواب و ابانت صواب کریں۔

شبہۂ اولٰی کفالت اقول ہاں بالیقین مگر کفالت نبی مستلزم اطاعت نبی نہیں قال اللہ تعالٰی فالتقطہ آل فرعون لیکون لهم عدوا وحزنا الآیات و قال اللہ تعالٰی قال الم نربك فينا وليدا ولبثت فينا من عمرك سنين۔

شبہۂ ثانیہ نصرت وحمایت نقول ضرور مگر مدعا سے دور۔ رافضی اس سے دلیل لائے اور علمائے سنت جواب دے چکے۔ اصابہ میں فرمایا:

استدلال الرافضى بقول اللہ تعالٰى فالذين اٰمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذى انزل معه اولٰئك هم المفلحون ٥ قال وعزره ابوطالب ونصره بما اشتهر وعلم ونابذ قريشا وعاداهم بسببه مما لا يدفعه احد من نقلة الاخبار فيكون من المفلحين انتهى وهذا مبلغهم من العلم وانا نسلم انه نصره وبالغ فى ذلك لكنه لم يتبع النور الذى معه وهو الكتاب العزيز الداعى الى التوحيد

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

ولا یحصل الفلاح الا بحصول ماد تب علیه من الصفات کلها۔

یعنی اسلام ابی طالب پر رافضی اس آیت سے دلیل لایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور اس کی نصرت و مدد کی اور جو نور اس نبی کے ساتھ اتارا گیا اُس کے پیرو ہوتے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ رافضی نے کہا، ابوطالب کی مدد و نصرت مشہور و معروف ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قریش سے مخالفت کی عداوت باندھ لی جس کا کوئی راوی اخبار انکار نہ کرے گا تو وُہ فلاح پانے والوں میں ٹھہرے۔ رافضیوں کے علم کی رسائی یہاں تک ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ابوطالب نے ضرور نصرت کی اور بدرجۂ غایت کی مگر اُس نور کا تو اتباع نہ کیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُترا یعنی قرآن مجید داعی توحید اور فلاح توجب ملے کہ جتنی صفات پر اُسے مرتب فرمایا ہے سب حاصل ہوں۔

اقول اولاً: یہ نصرت وحمایت کا قصہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہو چکا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوطالب چنین وچنان کرتا اُسے کیا نفع ملا جواب جو ارشاد ہُوا حدیث چہارم میں گزرا۔

ثانیاً: بلکہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر خود رب العزت جواب دے چکا کہ اوروں کو نبی کی ایذا سے روکتے اور خود اُس پر ایمان لانے سے بچتے ہیں دیکھو آیت و حدیث سوم۔

ثالثاً: اعتبار خاتمہ کا ہے انما الاعمال بالخواتیم جب ابوطالب کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت تو اب اگلے قصے سنانا اور گزشتہ کفالت ونصرت سے دلیل لانا محض ساقط۔ صحاح ستہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث طویل ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فواللہ الذی لا الٰہ غیرہ ان	قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں تم
احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ	میں کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے
حتی مایکون بینہ وبینھا الا ذراع	یہاں تک کہ اُس میں اور جنت میں صرف
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل	ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے اتنے میں تقدیر

بعمل اھل النار فیدخل النار۔	غالب آجاتی ہے کہ دوزخیوں کے کام کرکے دوزخ میں جاتا ہے۔ (والعیاذ باللہ رب العٰلمین)

رابعاً: نہ صرف اسلام مستلزم اسلام نہ ثبوت خاص نہ ثبوت عام صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی غزوۂ خیبر میں ایک مدعیِ اسلام نے ہمراہ رکاب اقدس سخت جہاد اور کافروں سے عظیم قتال کیا صحابہ اُس کے مداح ہُوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے اس پر قریب تھا کہ بعض لوگ متزلزل ہوجائیں (یعنی ایسے عالی درجے عمدہ کام ایسے جلیل وجمیل نصرت اسلام اور اس پر ناری ہونے کے احکام) بالآخر خبر پائی کہ وہ معرکہ میں زخمی ہوا اور دکھ کی تاب نہ لا یا رات کو اپنا گلا کاٹ کر مرگیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خبر سُن کر فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کا رسول ہُوں، پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کردیں انہ لا یدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ وان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بیشک جنت میں کوئی نہ جائے گا مگر مسلمان جان اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کرتا ہے فاسق کے ہاتھ پر اِسی کے قریب طبرانی نے کبیر میں عمرو بن نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نسائی و ابن حبان حضرت انس بن مالک اور احمد و طبرانی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند جید راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ یؤید ھٰذا الدین باقوام لاخلاق لھم۔	بے شک اللہ عزوجل اس دین کی مدد ایسے لوگوں سے فرماتا ہے جن کا کوئی حصہ نہیں۔

طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ لیؤید الاسلام برجال ماھم من اھلہ۔	بے شک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کراتا ہے جو خود اہلِ اسلام سے نہیں۔

نسأل اللہ العفو والعافیہ۔

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

شبہہ ثالثہ محبت ابوطالب
اقول بے شک مگر حد طبعی تک جیسے چچا کو بھتیجے سے چاہیے اور بھتیجے بھی کیسے کہ حقیقی بھائی نوجوان گزرے ہوئے کی اکلوتی نشانی پھر اُس پر جمال صورت و کمال سیرت وہ کہ اپنے تو اپنے غیر دیکھیں تو فدا ہو جائیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاندان ہاشمی ایک اسی چراغ محمود و شمع بے دود سے روشن تھا خاندانی حمیت ہر عاقل کو ہوتی ہے خصوصاً عرب خصوصاً قریش خصوصاً بنی ہاشم میں اس کا عظیم مادہ و لہٰذا جب یہ آیہ کریمہ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ○ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علانیہ دعوتِ اسلام شروع کی اشرافِ قریش جمع ہو کر ابوطالب کے پاس گئے اور کہا کہ تمام عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے بڑھ کر اچھی اُٹھان والا لڑکا ہم سے لے اُسے بجائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرورش کرو اور اُنھیں ہم کو دے دو اور اپنی ارادۂ فاسدہ پر عمارہ بن ولید کو لے کر گئے تھے کہ ابوطالب نے مانا تو اسے اُنھیں دے دیں گے ابوطالب نے کہا:

واللہ لبئس ما تسومونني اتعطونی	خدا کی قسم کیا بُری گاہک میرے ساتھ کرتے ہو، کیا تم اپنا بیٹا مجھے دو کہ میں تمھارے لیے
ابنکم اغذوہ لکم واعطیکم ابنی	اُسے کھلاؤں پرورش کروں اور میں اپنا
تقتلونہ ھذا واللہ مالا یکون	بیٹا تمھیں دے دوں کہ تم اُسے قتل کرو۔
ابدا احین تروح الابل فان حنت	خدا کی قسم یہ کبھی ہونی نہیں جب اونٹ شام کو نکلتے ہیں تو اگر کوئی ناقہ اپنے بچے کو چھوڑ کر
ناقۃ الی غیر فصیلہا دفعتہ	دوسرے کی طرف میل کرتی ہو تو میں بھی تم
السیکم۔	سے اپنا بیٹا بدل لوں۔

ملخصاً من حدیث ابن اسحاق ذکرہ بلاغا و من حدیث مقاتل ذکرہ فی المواھب۔

ابوطالب نے صاف بتا دیا کہ ان کی محبت وہی ہے جو انسان تو انسان حیوان کو بھی اپنے بچے سے ہوتی ہے ایسی محبت ایمان نہیں ایمان حُبِ شرعی ہے ابُوطالب میں اُس کی شان نہیں محبت شرعی و ایمانی ہوتی تو نار کو عار پر اختیار اور دمِ مرگ کلمہ طیبہ سے انکار اور ملتِ جاہلیت

پر اصرار کیوں ہوتا۔

امام قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں،

قد کان ابوطالب یحوطہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وینصرہ ویحبہ حبا طبعیا لا شرعیا فسبق القدر فیہ واستمر علی کفرہ وللہ الحجۃ السامیۃ۔

یعنی ابوطالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت سب کچھ کی طبعی محبت بہت کچھ رکھی مگر شرعی محبت نہ تھی آخر تقدیرِ الٰہی غالب آئی اور معاذ اللہ کفر پر وفات پائی اور اللہ ہی کے لیے ہے حجت بلند۔

نسیم الریاض میں ہے:

حنوہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومحبتہ لہ امر مشہور فی السیر وکان یعظمہ ویعرف نبوتہ ولکن لم یوفقہ اللہ للاسلام وفی الامتاع ان فیہ حکمۃ خفیۃ من اللہ تعالیٰ لانہ عظیم قریش لا یمکن احدا منھم ان یتعدی علی ما فی جوارہ فکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بدء امرہ فی کنف حمایتہ یذبھم عنہ کما قال ؎

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم
حتی اوسد فی التراب دفینا

فلو اسلم لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد موتہ بد من الھجرۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب کی مہر و محبت مشہور ہے اور تعظیم و معرفت نبوت معلوم مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان ہونے کی توفیق نہ دی اور کتاب الامتاع میں فرمایا، ابوطالب کے مسلمان نہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کی ایک باریک حکمت ہے وہ سردار قریش تھے کوئی ان کی پناہ پر تعدی نہ کرسکتا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدائے اسلام میں اُن کی حمایت میں تھے وہ مخالفوں کو حضور سے دفع کرتے تھے خود ایک شعر میں کہا ہے خدا کی قسم تمام قریش اکٹھے ہو جائیں تو حضور تک نہ پہنچ سکیں گے جب تک میں خاک میں دبا کر لٹا نہ دیا جاؤں تو اگر وہ اسلام لے آتے قریش کے نزدیک اُن کی پناہ کوئی

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

چیز درپیش آخر اُن کے انتقال پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہجرت ہی فرمانی ہوئی۔

اقول قربِ انتقال تک اسلام نہ لانے کی یہ حکمت ہوسکتی ہے مرتے وقت کفر پر اصرار کی حکمت اللہ جانے یا اُس کا رسول۔ شاید اس میں اوّلاً یہ نکتہ ہو کہ اگر اسلام لا کر مرتے مخالف گمان کرتے کہ اللہ کے رسول نے ہمارے ساتھ معاذ اللہ فریب برتا اپنے چچا کو مسلمان تو کر لیا تھا مگر پناہ و ذمہ رکھنے کے لیے ظاہر نہ ہونے دیا جب اخیر وقت آیا کہ اب وُہ کام نہ رہا ظاہر کروایا۔

ثانیاً اُن مسلمانوں کی تسکین بھی ہے جن کے بزرگ حالتِ کفر میں مرے جس کا پتہ حدیث ان ابی و اباك دیتی ہے اول ناگوار ہوا جب اپنے چچا کو شامل فرمایا سکون پایا۔

ثالثاً مسلمانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ قائم فرمانا کہ اپنے اقارب جب خدا کے خلاف ہوں اُن سے براءت کریں مرنے پر جنازہ میں شریک نہ ہوں نماز نہ پڑھیں، دعائے مغفرت نہ کریں کہ جب خود اپنے حبیب کو منع فرمایا تو اوروں کی کیا گنتی۔

رابعاً عمل میں اخلاص للہ وخوف و اتقیاء کی ترغیب اور محبوبانِ خدا سے نسبت پر مُھول بیٹھنے سے ترہیب جب ابوطالب کو ایسی نسبت قریبہ اُن کارہائے عجیبہ بوجہ نامنقادی کام نہ آئی تو اور کیا چیز ہے الی غیر ذٰلك مما اللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شبہہ رابعہ نعت شریف **اقول** یہ تو اور حجت الٰہیہ قائم ہونا ہے جب ایسا جانتے ہو پھر کیوں نہیں مانتے یہود عنود قبل طلوع شمس رسالت کیا کچھ نعت و مدحت نہ کرتے جب کوئی مشکل آتی، مصیبت مُنہ دکھاتی حضور سے توسل کرتے جب دشمن کا مقابلہ ہوتا دُعا مانگتے:

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث	الٰہی ہمیں ان پر مدد دے صدقہ نبی آخر الزمان
فی اٰخر الزمان الذی نجد صفتہ	کا جس کی نعت ہم توریت میں پاتے ہیں۔
فی التورٰیۃ۔	

پھر جان کر نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا یہ جو قرآن عظیم نے فرمایا:

کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکٰفرین ۝

اصابہ[۱۳۳] میں فرماتے ہیں:

اما شھادۃ ابی طالب بتصدیق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالجواب عنہ وعما ورد من شعر ابی طالب فی ذٰلك انہ نظیر ما حکی اللہ تعالیٰ عن کفار قریش وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلواً فکان کفرھم عناداً ومنشؤہ من الانفۃ والکبر والی ذٰلك اشار ابو طالب بقولہ لولا ان تعیرنی قریش۔

یعنی ابوطالب کے ان اشعار وغیرہا کا جواب یہ ہے کہ وہ اسی قبیل سے ہے جو قرآن عظیم نے کفار کا حال بیان فرمایا کہ براہ ظلم وتکبر منکر ہوتے اور دل میں خوب یقین رکھتے ہیں تو یہ کفر عناد ہوا اور اس کا منشا تکبر اور اپنے نزدیک بڑی ناک والا ہونا ہے خود ابوطالب نے اِس کی طرف اشارہ کیا کہ اگر قریش کی طعنہ زنی کا خیال نہ ہوتا تو اسلام لے آتا۔

شبہہ خامسہ حضور کا استغفار فرمانا **اقول اوّلاً** اس کا جواب خود رب الارباب جل جلالہ دے چکا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قید لگا دی تھی مالم انہ عنہ یعنی استغفار فرماؤں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں گا رب العزۃ جل جلالہ نے منع فرما دیا اب اُس سے استناد خرط القتاد۔

ثانیاً خود یہ وعدہ ہی کلمہ طیبہ سے انکار سُن کر ارشاد ہوا تھا دیکھو حدیث دوم پھر اسے دلیل اسلام ٹھہرانا عجیب ہے۔

شبہہ سادسہ حکایت جامع الاصول **اقول** سید اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ابوطالب کو مشرک کہتے باوصف حکم اقدس غسل وکفن میں تامل عرض کرتے سید السادات سید الکائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات اسے مقرر رکھتے، جنازہ میں شرکت سے باز رہتے سیدنا جعفر بن ابی طالب و امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بوجہ اسلام ترکۂ کفار سے محرومی پاتے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

وجہ کفر ابی طالب بیان فرماتے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ختن اہلبیت اسے کافر کا ترکہ مومن کو نہ ملنے کی دلیل ٹھہراتے۔ سیدنا عباس عمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے حال سے سوال کر کے جواب پاتے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیت وان یھلکون الا انفسھم کا ابو طالب میں نزول بتاتے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہشتم اور ام المومنین ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ہفتم امیر المومنین علی برادر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث پانزدہم روایت فرماتے ہیں یہ سروران و سرداران اہلبیت کرام ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کے بعد وہ کون سے اہلبیت قائل اسلام ابو طالب ہوئے کیا قرآن و حدیث و اطباق ائمہ قدیم و حدیث کے مقابل ایسی حکایات بے زمام و خطام کچھ کام دے سکتے ہیں حاشا لاجرم شیخ محقق مدارج[۳۳] النبوۃ میں فرماتے ہیں :

ازاعمام پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر حمزہ و عباس مسلمان نہ شدہ اند و ابو طالب و ابو لہب زمان اسلام را دریافتہ اما توفیق اسلام نیافتہ جمہور علماء برین اند و صاحب جامع الاصول آوردہ کہ زعم اہلبیت آن ست کہ ابو طالب مسلمان از دنیا رفتہ واللہ اعلم بصحتہٖ کذا فی روضۃ[۳۴] الاحباب۔

اقول علماء کا جا بجا کفر ابی طالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابی طالب کا قول مزعوم روافض بتانا جس کے نقول اگلے فصول میں مذکور و منقول اس حکایت بے سرو پا کے رد کو بس ہے کیا باوصف خلاف ائمہ اہلبیت اجماع منعقد ہو سکتا یا معاذ اللہ ان کا خلاف و لیتدبہ ٹھہرا کر دعوے اتفاق فرما دیا جاتا اور جب خود اپنے ائمہ کرام میں خلاف حاصل تو جانب اجانب اعنی روافض قصر نسبت پر کیا حامل پس عند التحقیق یہ حکایت بے اصل اور محکی عنہ معدوم و باطل ہاں اگر سادات زیدیہ کہ ایک فرقۂ روافض ہے مراد ہوں تو عجب نہیں اور شبہ زائل۔

شبہہ سابعہ عبارت شرح سفر السعادۃ **اقول** یہ تہمت محض ہے شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ

کی عبارتیں خود اسی شرح صراط المستقیم وغیرہ تصانیف سے اوپر گزر چکیں جو اس کی تکذیب کو بس ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں، حدیث صحیح ابو طالب کا کفر ثابت کرتی ہے علمائے سنت ابو طالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ اُنھیں مسلمان جانتے ہیں اُن کے دلائل مردود و باطل ہیں ان سب تصریحات کے بعد توقف کا کیا محل ہاں یہ عبارت مدارج شریف میں نسبت آباد و اجداد حضور سید انام علیہ افضل الصلاۃ والسلام تحریر فرمائی ہے حیث قال متاخران ثابت کردہ اند کہ آباء و اجداد آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک و مصفا بودند از دنس شرک و کفر باری کم ازان نہ باشد کہ دریں مسئلہ توقف کنند و حرفِ نگاہ دارند۔

شبہہ ثامنہ وصیت نامہ **اقول اوّلاً** وہ ایک حکایت منقطعہ ہے جس کا منتہائے سند ایک رافضی غالی، مواہب شریف میں جس سے عمرو ناقل یہ وصیت نامہ یوں منقول حکی عن ھشام بن السائب الکلبی او ابیہ انہ قال لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جمع الیہ وجوہ قریش الخ یعنی ہشام بن محمد بن سائب کلبی کوفی یا اُس کے باپ کلبی سے حکایت کی گئی کہ ابو طالب نے مرتے وقت عمدگان قریش کو جمع کر کے وصیت کی۔ ہشام و کلبی دونوں رافضی مطعون ہیں میزان الاعتدال میں ہے:

قال البخاری ابو النضر الکلبی ترکہ یحییٰ وابن مھدی قال علی ثنا یحییٰ عن سفیٰن قال الکلبی کلما حدثتک عن ابی صالح فھو کذب وقال یزید بن زریع ثنا الکلبی وکان سبائیا قال الاعمش اتق ھذہ السبائیۃ فانی ادرکت الناس وانما یسمونھم الکذابین البیتوذکی سمعت ھماما یقول سمعت الکلبی یقول انا	امام بخاری نے فرمایا کلبی کو امام یحییٰ بن معین و امام عبد الرحمٰن بن مہدی نے ترک کیا امام سفیان فرماتے ہیں مجھ سے کلبی نے کہا جتنی حدیثیں میں نے آپ کے سامنے ابو صالح سے روایت کی ہیں وہ سب جھوٹ ہیں یزید بن زریع نے کہا کلبی رافضی تھا امام سلیمان اعمش تابعی نے فرمایا کہ ان رافضیوں سے بچو میں نے علماء کو پایا کہ ان کا نام کذاب رکھتے تھے۔ ہمام کہتے ہیں میں نے خود کلبی کو کہتے سُنا کہ

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

سباتی عن ابی عوانہ سمعت کلبی یقول کان جبرئیل یملی الوحی علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فلما دخل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخلاء جعل یملی علی علی قال الجوزجانی وغیرہ کذاب وقال الدارقطنی وجماعۃ متروک قال ابن حبان مذھبہ ووضوح الکذب فیہ اظھر من ان یحتاج الی وصفہ لا یحل ذکرہ فی الکتب فکیف الاحتجاج بہ اھ ملتقطا۔

میں رافضی ہوں ابوعوانہ کہتے ہیں کلبی نے میرے سامنے کہا کہ جبرئیل نبی کو وحی لکھاتے تھے جب حضور بیت الخلا کو تشریف لے جاتے تو مولٰی علی کو لکھانے لگتے، جوزجانی وغیرہ نے کہا کلبی کذاب ہے۔ دارقطنی اور ایک جماعت علماء نے کہا متروک ہے ابن حبان نے کہا اس کا مذہب اور اس میں کذب کا وضوح ایسا روشن ہے کہ محتاج بیان نہیں کتابوں میں اس کا ذکر کرنا حلال نہیں نہ کہ اس سے سند لانا۔

اُسی میں ہے:

ھشام بن محمد بن السائب الکلبی احمد بن حنبل انما کان صاحب اخبار ونسب ما ظننت ان احدا یحدث عنہ وقال الدارقطنی وغیرہ متروک وقال ابن عساکر رافضی لیس بثقۃ۔

امام احمد نے کلبی کے بیٹے ہشام کی نسبت فرمایا وہ تو یہی کچھ کہانیاں کچھ نسب نامے جانتا تھا مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی اس سے حدیث روایت کرے گا امام دارقطنی وغیرہ نے فرمایا متروک ہے امام ابن عساکر نے کہا رافضی نامعتمد ہے۔

ثانیاً خود اسی وصیت نامہ میں وہ لفظ منقول جن میں صاف اپنے حال کی طرف اشارہ ہے کہ اُن حاضرین سے کہا:

قدجاء بلم قبلہ الجنان وانکرہ اللسان مخافۃ الشنان۔

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے پاس وہ بات لے کر آئے جسے دل نے مانا اور زبان نے انکار کیا اس خوف سے کہ لوگ دشمن ہو جائیں گے۔

علامہ زرقانی اُس کی شرح میں فرماتے ہیں:

لما تعیرونہ بہ من تبعیتہ لابن اخیہ۔ یعنی وہ خوف یہ ہے کہ تم عیب لگاؤ گے کہ اپنے بھتیجے کا تابع ہو گیا یعنے بھتیجا تو بیٹے کی مثل ہے اُنھیں امام بناتے آپ غلام بنتے عار آتی ہے تم طعنہ کرو گے اس لیے اسلام سے انکار رہے اگرچہ دل پر اُن کا صدق آشکار رہے۔

ثالثاً نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے باب میں اُن سے بعض وصایا ضرور منقول مگر جب اوروں کو وصیت ہو خود جاہلی حمیت ہو تو اُس سے کیا حصول قال اللہ تعالٰی كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اللہ کو سخت دشمن ہے یہ بات کہ کہو اور نہ کرو تندرستی میں بھی یہی برتاؤ تھا کہ اوروں کو ترغیب دیتا اور آپ بچتا وہی انداز وقت مرگ برتا۔

اصابہ[134] میں فرمایا:

اما امر ابی طالب ولدیہ باتباعہ فترک ذالک من جملۃ العناد وھو ایضاً من حسن نصرتہ لہ وذبہ عنہ ومعاداتہ قومہ بسببہ۔

رہا ابوطالب کا اپنے بیٹوں حیدر کرار و جعفر طیار رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہنا کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیروی کرو تو خود اُس کا ترک کرنا یہ عناد میں سے ہے اور یہ ترغیب پیروی بھی اُن کی اُسی خوبی مدد و حمایت اور حضور کے باعث اپنی قوم سے مخالفت ہی میں داخل ہے۔ یعنی جہاں وہ سب کچھ تھا ایں ہم بر علم ایمان بے اذعان ملنا کیا امکان ولہذا علمائے کرام جہاں ابوطالب سے یہ امور نقل فرماتے ہیں وہیں موت علی الکفر کی بھی تصریح کر جاتے ہیں اسی مواہب لدنیہ اور اُن کی دوسری کتاب ارشاد الساری کے کتنے کلمات اوپر گزرے۔

مجمع البحار[135] میں ہے:

فی العاشرۃ ونا موت ابی طالب فوصی بنی المطلب باعانتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ومات فقال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان عمک الضال قدمات قال فاغسلہ وکفنہ وواراہ غفر اللہ لہ فجعل یستغفر لہ ایاما حتی نزل ما کان للنبی۔ یعنی نبوت سے دسویں سال ابوطالب کو موت آئی بنی مطلب کو مددگاری نبی صلی اللہ

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

تعالیٰ علیہ وسلم کے وصیت کرکے مرگئے۔ اس پر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی، حضور کا گمراہ چچا مرگیا۔ فرمایا نہلا کفنا کر دبا دے اللہ اُسے بخشے کچھ دنوں دعائے مغفرت فرماتے رہے یہاں تک کہ آیت اُتری نبی کو روا نہیں کہ مشرکوں جہنمیوں کی بخشش مانگے۔

علامہ حفنی حاشیہ شرح ہمزیہ میں لکھتے ہیں:

قال القرطبی فی المفہم کان ابو طالب یعرف صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی کل ما یقولہ و یقول لقریش تعلمون واللہ ان محمد الم یکذب قط و یقول لابنہ علی اتبعہ فانہ علی الحق غیرانہ لم یدخل فی الاسلام ولم یزل علی ذٰلک حتی حضرتہ الوفاۃ فدخل علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طامعًا فی اسلامہ وحریصًا علیہ باذلا فی ذٰلک جہدہ مستفرغا ما عندہ ولکن عاقت عن ذٰلک عوائق الاقدار التی لا ینفع معہا حرص ولا اعتذار۔

یعنی امام قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں فرمایا ابوطالب خوب جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے قریش سے کہتے خدا کی قسم تمہیں معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی کلمہ خلاف واقع نہ فرمایا اپنے بیٹے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے کہتے ان کے پیرو رہنا کہ یہ حق پر ہیں یہ سب کچھ تھا مگر خود اسلام میں نہ آئے موت آنے تک اسی حال پر رہے اس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف فرما ہوئے اس امید پر کہ شاید مسلمان ہو جائیں اس کی حضور کو سخت خواہش تھی جو کچھ کوشش ممکن تھی سب خرچ فرما دی مگر وہ تقدیریں آڑے آئیں جن کے آگے نہ خواہش چلتی ہے نہ عذر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

شبہہ تاسعہ الحمد للہ عمرو کے سب شبہات حل ہو گئے اور وہ شبہات ہی کیا تھے محض مہملات تھے اب ایک شبہہ باقی رہا جس سے زمانۂ قدیم میں بعض روافض نے اپنے رسالہ اسلام ابی طالب میں استناد کیا اور اکابر ائمہ و علمائے اہل سنت مثل امام اجل بیہقی و امام جلیل سہیلی و امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی و امام بدر الدین محمود عینی و امام احمد قسطلانی و امام ابن حجر مکی و علامہ حسین دیاربکری

و علامہ محمد زرقانی و شیخ محقق دہلوی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے متعدد وجوہ سے جواب دیا۔ سنّی کے لیے تو اسی قدر سے جواب ظاہر ہو گیا کہ استدلال کرنے والا ایک رافضی اور جواب دینے والے ائمہ و علمائے اہلسنت مگر تتمیم فائدہ کے لیے فقیر غفرلہ المولی القدیر وہ شبہہ اور علماء کے اجوبہ ذکر کرکے جو کچھ فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائض ہوا تحریر کرے وباللہ التوفیق

ابن اسحاق نے سیرت میں ایک روایت شاذہ ذکر کی جس کا خلاصہ یہ کہ ابوطالب کے مرض الموت میں اشراف قریش جمع ہو کر ان کے پاس گئے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھا دو کہ ہمارے دین سے غرض نہ رکھیں ہم اُن کے دین سے تعرض نہ کریں ابوطالب نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کی۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ایک بات کہہ لیں جس سے تم تمام عرب کے مالک ہو جاؤ اور عجم تمہاری مطیع۔ ابوجہل لعین نے عرض کی حضور ہی کے باپ کی قسم ایک بات نہیں دس باتیں۔ فرمایا: تو لا الٰہ الا اللہ کہہ لو۔ اس پر کافر تالیاں بجا کر بھاگ گئے۔ ابوطالب کے منہ سے نکلا خدا کی قسم حضور نے کوئی بے جا بات تو اُن سے نہ چاہی تھی۔ اس کہنے سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُمید پڑی کہ شاید یہی مسلمان ہو جائیے۔ حضور نے بار بار فرمانا شروع کیا: اے چچا! تو ہی کہہ لے جس کے سبب سے مَیں تیری شفاعت روزِ قیامت حلال کر لوں۔ جب ابوطالب نے حضور کی شدتِ خواہش دیکھی، کہا: اے بھتیجے! میرے خدا کی قسم اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ حضور کو اور حضور کے باپ (یعنی خود ابوطالب) کے بیٹوں کو طعنہ دیں گے کہ نزع کی سختی پر صبر نہ ہوا کلمہ پڑھ لیا، تو میں پڑھ لیتا اور وہ بھی کس طرح پڑھتا لا اقولہا الا لاسرک بہا صرف اس لیے کہ حضور کی خوشی کر دوں۔ یہ باتیں نزع میں تو ہو ہی رہی تھیں جب روح پرواز کرنے کا وقت نزدیک آیا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لبوں کو جنبش دیکھی کان لگا کر سنا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ ان یقولہا اے میرے بھتیجے خدا کی قسم میرے بھائی نے وُہ بات کہہ لی جو حضور اقدس اُس سے کہلوانے چاہتے تھے قال فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم اسمع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں نے نہ سُنی۔ یہ وہ روایت ہے علماء نے اس سے پانچ جواب دیے:

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

اوّل یہ روایت ضعیف ومردود ہے۔ اِس کی سند میں ایک راوی مبہم موجود ہے یہ جواب امام بیہقی پھر امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی وامام بدرالدین محمود عینی وامام ابن حجر مکی وعلامہ حسین دیاربکری وعلامہ زرقانی وغیرہم نے افادہ فرمایا۔ خمیس میں ہے:

قال البیھقی انہ منقطع الخ وسیأتی تمامہ۔

عمدۃ القاری میں ہے: فی سندہ من لم یسم۔

شرح مواہب میں ہے: روایۃ ابن اسحاق ضعیفۃ۔

اُسی میں ہے: فیہ من لم یسم۔

شرح ہمزیہ میں ہے: روایۃ ضعیفۃ عن العباس انہ اسر الیہ الاسلام عند موتہ۔

اصابہ میں ہے: لقد وقفت علی تصنیف لبعض الشیعۃ اثبت فیہ اسلام ابی طالب منھا ما اخرجہ عن محمد بن اسحٰق الی ان قال بعد نقل متمسکات (الرافضی) اسانید ھذہ الاحادیث واھیۃ۔

یعنی میں نے ایک رافضی کا رسالہ دیکھا جس میں اُس نے بعض روایات سے اسلام ابی طالب ثابت کرنا چاہا ہے۔ ازاں جملہ یہ روایت ابن اسحٰق ہے۔ ان سب کی سندیں واہی ہیں **اقول** وباللہ التوفیق ھٰھنا امور یجب التنبہ لھا۔

اولھا لیس المنقطع ھھنا فی کلام البیھقی بالاصطلاح المشھور عند الجمھور انہ الذی سقط من سندہ راوٍ اما مطلقا او بشرط ان لا یسقط ازید من واحد علی التوالی وھو المرسل علی الاول او منہ علی الثانی باصطلاح الفقھاء واھل الاصول واذا نطقت رجالہ فعندنا وعند الجمھور مقبول کیف وذلک خلاف الواقع فی روایۃ ابن اسحاق فان سندہ علی ما رأیت فی سیرۃ ابن ھشام ونقلہ الحافظ وغیرہ فی الفتح وغیرہ ھکذا **حدثنی** العباس بن عبد اللہ بن معبد عن بعض اھلہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما وھذا لا انقطاع فیہ کما تری ولا مساغ لارادۃ الانقطاع من قبل ان ابن عباس لم یدرک الواقعۃ

فانہ انما ولد عام مات ابوطالب ولد قبل الھجرۃ بثلث سنین کما فی التقریب وکذلک ارخ ابن الجزار موت ابی طالب قبل ھجرتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بثلث سنین کما فی المواھب وذلک لان مراسیل الصحابۃ مقبولۃ بالاجماع ولا عبرۃ بمن شذ فی تقریب النووی ھذا کلہ فی غیر مرسل الصحابی اما مرسلہ فمحکوم بصحتہ علی المذھب الصحیح قال فی التدریب قطع بہ الجمھور من اصحابنا وغیرھم واطبق علیہ المحدثون وفی مسلم الثبوت ان کان من الصحابی یقبل مطلقا اتفاقا ولا اعتداد لمن خالف اھ وانما سماہ البیھقی منقطعا علی اصطلاح لہ ولشیخہ الحاکم ان المبھم ایضا من المنقطع فی التقریب والتدریب (اذا قال) الراوی فی الاسناد (فلان عن رجل عن فلان فقال الحاکم) ھو (منقطع لیس مرسلا وقال غیرہ مرسل) قال العراقی کل من القولین خلاف ما علیہ الاکثرون فانھم ذھبوا الی انہ متصل فی سندہ مجھول وزاد البیھقی علی ھذا فی سننہ فجعل ما رواہ التابعی عن رجل من الصحابۃ لم یسم مرسلا اھ مختصرا وفیھا (النوع العاشر المنقطع الصحیح الذی ذھب الیہ الفقھاء والخطیب وابن عبد البر وغیرھما من المحدثین ان المنقطع ما لم یتصل اسنادہ علی ای وجہ کان انقطاعہ) فھو والمرسل واحد (واکثر ما یستعمل فی روایۃ من دون التابعی عن الصحابۃ کمالک عن ابن عمر وقیل ھو ما اختل منہ رجل قبل التابعی، الصواب قبل الصحابی (محذوفا کان) الرجل (او مبھما کرجل) ھذا بناء علی ما تقدم ان فلانا عن رجل یسمی منقطعا وتقدم ان الاکثرین علی خلافہ ثم ان ھذا القول ھو المشھور بشرط ان یکون الساقط واحدا فقط او اثنین لا علی التوالی کما جزم بہ العراقی وشیخ الاسلام اھ ملخصا۔

ثانیھا لیس المبھم من المجھول المقبول عندنا وعند کثیر من الفحول او اکثرھم فان الراوی اذا لم یرو عنہ الا واحد فمجھول العین نمشیہ نحن و کثیر من المحققین واذا زکی ظاھرا لا باطنا فمستور نقبلہ نحن واکثر المحققین

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

كما بينته فی منير العين فی حكم تقبيل الابهامين وظاهران شيئا من هذا لا يعرف الا بالتسمية فالمبهم ليس منهما فی شیٔ بل هو كمجهول الحال الذی لم تعرف عدالته باطنا ولا ظاهرا وان خصصناه ايضا بمن سمی فليس من المجهول المصطلح عليه اصلا وان كان يطلق عليه اسم المجهول نظرا الی المعنیٰ اللغوی وتحقيق الحكم فيه ان ابهام راو غير الصحابی بغير لفظ التعديل كحدثنا ثقة ليس كحذفه عندنا فی القبول فان الجزم مع الاسقاط امارة الاعتماد بخلاف الاسناد قال فی مسلم الثبوت وشرح فواتح الرحموت (قال رجل لا يقبل فی) المذهب (الصحيح) وليس هذا كالارسال كما نقل عن شمس الائمة لان هذا رواية عن مجهول والارسال جزم بنسبة المتن الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وهذا لا يكون الا بالتوثيق فافترقا (بخلاف) قال ثقة او رجل من الصحابة لان هذا رواية ثقة لان الصحابة كلهم عدول (ولو اصطلح علی معين) معلوما لعدالة علی التعبير برجل (فلا اشكال) فی المقبول اھ **اقول** ويتراأی لی استثناء من ابهم وقد علم من عادته انه لا يروی الا عن ثقة كامامنا الاعظم والامام احمد وغيرهما ممن سميناهم فی منير العين فان المبهم اما من مجهول الحال اوكمثله وقد صرحوا فيه بهذا التفصيل قال فی الكتابين (فی رواية العدل) عن المجهول (مذاهب) احدها (التعديل) فان شان العدل ان لا يروی الا عن عدل (و) الثانی (المنع) لجواز روايته تعويلا علی المجتهد انه لا يعمل الا بعد التعديل (و) الثالث (التفصيل بين من علم) من عادته (انه لا يروی الا عن عدل) فيكون تعديلا (اولا) فلا (وهو) ای الثالث (الاعدل) وهو ظاهر اھ باختصار۔

ثالثـا ليس الحكم علی كافر معلوم الكفر لا سيما المدرك صحبة لغوية بطريان الاسلام من باب الفضائل المقبول فيه الضعاف باتفاق الاعلام كيف وانه يبتنی عليه كثير من الاحكام كتحريم ذكره الا بخير ووجوب تعظيمه

وطلب الترضی عليه اذا ذكر بعد ما كان ذالك حراما بل ربما الخبر الی الكفر والعياذ بالله تعالیٰ وقبول قوله فی الروايات ان وقعت الی غير ذلك واليقين لا يزول بالشك والضعيف لا يرفع الثابت۔ وانما السر فی قبول الضعاف حيث تقبل انها ثمه لم تثبت شيئا لم يثبت كما حققناه بما لا مزيد عليه ما دفع الاوهام المتطرقة اليه فی رسالتنا الهاد الكاف فی حكم الضعاف نا زالم تكن لتثبت ما لم يثبت فكيف ترفع ما قد ثبت ما هذا الا غلط وشطط وهذا واتم جدا فاتضح بحمد الله تعالیٰ ان الرواية ضعيفة واهية وانها فی اثبات ما ريم منها غير مغنية ولا كافية هكذا ينبغی التحقيق والله تعالیٰ ولی التوفيق۔

ثانیـا اگر بالفرض صحیح بھی ہوتی تو اُن احادیث جلیلہ جزیلہ صحاح اصح کے مخالف تھی لہذا مردود ہوتی نہ کہ خود صحیح بھی نہیں اب اُن کے مقابل کیا التفات کے قابل **اقول** جواب اول بنظر سند تھا یہ بلحاظ متن ہے یعنی اگر سنداً صحیح بھی ہوتی تو متناً شاذ تھی اور ایسا شذوذ قادح صحت یوں بھی ضعیف رہتی اب کہ سنداً بھی صحیح نہیں خاص منکر ہے اور بہرحال مردود ونامعتبر۔ یہ جواب بھی علمائے ممدوحین نے دیا اور امام قسطلانی و شیخ محقق نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا۔

خمیس[131] میں بعد عبارت مذکورہ امام[132] بیہقی سے ہے: والصحيح من الحديث قد اثبت لابی طالب الوفاة علی الكفر والشرك كما رويناه فی صحيح البخاری۔ یعنی حدیث صحیح ابوطالب کا کفر و شرک پر مرنا ثابت کر رہی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود۔ بعینہٖ اسی طرح مواہب[133] میں ہے۔ عمدہ[134] میں بعد عبارت مذکورہ اور زرقانی میں امام حافظ الشان سے ہے ولوكان صحيحا لعارضه حديث الباب لانه اصح منه فضلا عن انه لم يصح۔

اصابہ میں بعد کلام سابق ہے: وعلی تقدير ثبوتها فقد عارضها ما هو اصح منها۔ پھر حدیث دوم ذکر کر کے فرمایا: فهذا هو الصحيح الذی يرد الرواية التی ذكرها ابن اسحٰق یہ حدیث روایت ابن اسحاق کو رد کر رہی ہے شرح ہمزیہ کی عبارت اوپر گزری صراحۃً

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

الاحادیث المتفق علی صحتہا تو ذٰلک صریح حدیثیں جن کی صحت پر اتفاق ہے اسے ردکر رہی ہیں۔

مدارج النبوۃ[۱۳۳] میں ہے: دراحادیث واخبار اسلام وے ثبوت نیافتہ جز آنچہ درروایت ابن اسحٰق آمدہ کروے اسلام آورد نزدیک بوقتِ مرگ وگفتہ کہ چون قریب شد موت وے عباس گفت یا ابن اخی واللہ تحقیق گفت برادرمن کلمہ را کہ امر کردی تو اورا بدان ودر روایتی آمدہ کہ آں حضرت گفت من نشنیدم باآنکہ حدیث اثبات کردہ است برای ابوطالب کفر را۔اھ مختصراً۔

یہ کلام حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور فقیر غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے یہاں ہامش مدارج پر اپنی دو حاشیے لکھے پائے جن کی نقل خالی از نفع نہیں۔

قول شیخ جز آنچہ درروایت ابن اسحٰق آمدہ بر باین عبارت **اقول** ایں استثناء منقطع ست ائمہ فن بجوا امام بیہقی وامام ابن حجر عسقلانی وامام عینی وامام ابن حجر مکی وغیرہم تصریح کردہ اند بضعف این روایت زیراکہ درو راوے مبہم واقع شدہ بازبمخالفت صحاح منکرست وشیخ درآخر کلام خود اشارہ بضعف او میکندکہ باآنکہ حدیث صحیح اثبات کردہ است[۱۳۵] الخ معلوم شدکہ این صحیح نیست۔دوم قول شیخ ودرروایتی آمدہ بر بایں الفاظ **اقول** این لفظ ایہام میکند آن راکہ اینجا دو روایت ست وروایت مذکورۂ ابن اسحٰق عاری ست از ذکر رد فرمودن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقول مبارکش لم اسمع حالانکہ نہ چنان ست بلکہ این تتمۂ ہمان روایت ابن اسحاق ست بریں معنی آگاہ باید بود۔

ثالثاً خود قرآن عظیم اسے رد فرمارہا ہے اگر اسلام پر موت ہوتی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو استغفار سے کیوں ممانعت آتی۔یہ جواب حافظ الشان کا ہے اور اُسے خمیس میں بھی ذکر کیا۔

اصابہ[۱۳۶] میں بعد عبارت مذکورۂ قریبہ ہے: اذلوکان قال کلمۃ التوحید مانھی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاستغفار لہ **اقول** استغفار سے نہی کفر میں صریح نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدائے اسلام میں میت

مدیوں کے جنازہ پر نماز پڑھنے سے ممنوع تھے۔ علمائے متاخرین نے حدیث استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یا ذن لی کا یہی جواب دیا ہے تو استدلال اسی آیت کریمہ کے لفظ للمشرکین ولفظ اصحٰب الجحیم سے اولیٰ وانسب ہے اگر کلمۂ اسلام پر موت ہوتی تو رب العزۃ ابوطالب کو مشرک کیوں بتاتا اصحاب نار سے کیوں ٹھہراتا لاجرم یہ روایت بے اصل ہے۔

رابعاً **اقول** اُس میں ایک علت اور ہے حدیث صحیح چہارم دیکھئے خود یہی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن سے یہ حکایت ذکر کی جاتی ہے موت ابی طالب کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں یارسول اللہ! حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو بھی کچھ نفع دیا وہ حضور کا غمخوار طرفدار تھا ارشاد ہوا ہم نے اُسے سراپا جہنم میں غرق پایا اتنی تخفیف فرمادی کہ ٹخنوں تک آگ ہے میں نہ ہوتا تو اسفل السافلین اُس کا ٹھکانا تھا۔سبحٰن اللہ اگر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کانوں سے مرتے وقت کلمہ توحید پڑھنا سُنتے تو اس سوال کا کیا محل تھا وہ نہ جانتے تھے کہ الاسلام یجب ما قبلہ مسلمان ہوجانا گزرے ہوئے سب اعمالِ بد کو ڈھادیتا ہے۔کیا وہ نہ جانتے تھے کہ آخر وقت جو کافر مسلمان ہو کر مرے بے حساب جنت میں جائے من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور پھر سوال میں کیا عرض کرتے ہیں وہی پرانے قصّے نصرت ویاری وحمایت وغمخواری یہ نہیں کہتے یارسول اللہ! وہ تو کلمۂ اسلام پڑھ کر مرا ہے یہ پوچھتے ہیں کہ حضور نے اُسے بھی کچھ نفع بخشا یہ نہیں عرض کرتے کہ کون سے اعلیٰ درجات جنت عطا فرمائے وہ حالت صحیح ہوتے تو یہ واز سوال یوں ہوتا کہ یارسول اللہ! ابوطالب کا خاتمہ ایمان پر ہُوا اور حضور کے ساتھ اُن کی غایت محبت وکمال حمایت تو قدیم سے تھی اللہ عزّوجلّ نے فردوسِ اعلیٰ کا کون سا محل اُنھیں کرامت فرمایا تو نظرِ انصاف میں یہ سوال ہی اِس روایت کی بے اصلی پر قرینہ واضحہ ہے اور جواب تو جو ارشاد ہُوا ظاہر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ارحم الراحمین یہ جواب فقیر غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے اپنے فتوائے سابقہ مختصرہ میں ذکر کیا تھا اب شرح مواہب میں دیکھا کہ علامہ[۱۳۷] زرقانی نے بھی اِس کی طرف ایما کیا، فرماتے ہیں: فی سوال العباس عن حالہ دلیل علی ضعف روایۃ ابن اسحٰق لانہ لوکانت الشہادۃ عندہ لم یسئل لعلمہ بحالہ **اقول** یونہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

عنہما جن کی طرف اس کی روایت نسبت کی جاتی ہے علاوہ اس تضعیف کے جو آیت ثالثہ میں اُن سے مروی خود بسند صحیح معلوم کہ وہ حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوطالب کے بارے میں وہ ارشاد پاک حدیث ہشتم میں سُن چکے ہیں جس میں ناری ہونے کی صریح تصریح ہے یہ روایت اگر صحیح ہوتی تو اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابوطالب کو ناجی جانیں کہ ان امور میں نسخ و تغییر کو راہ نہیں مگر لازم بحکم حدیث صحیح صحیح مسلم باطل تو ملزوم بھی حلیہ صحت سے عاطل فافہم۔

خامساً یقیناً معلوم کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک مشرف باسلام نہ ہوئے تھے کہیں گیارہ برس بعد فتح مکہ میں مسلمان ہوتے ہیں اور اسی روایت میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کا کلمہ پڑھنا نہ سُنا اور اُن کی عرض پر بھی اطمینان نہ فرمایا۔ یہی ارشاد ہوا کہ ہم نے نہ سُنا اب نہ رہی مگر ایک شخص کی شہادت جو عدالت درکنار گواہی دیتے وقت مسلمان بھی نہیں وہ شرعاً کس قاعدہ وقانون سے قابل قبول یا لائق التفات اصحاب عقول ہو سکتی ہے **اقول** پہلے جوابوں کا حاصل سنداً یا متناً روایت کی تضعیف تھی اس جواب میں اسے ہر طرح صحیح مان کر کلام ہے کہ اب بھی اثبات مدعیٰ سے مس نہیں اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ ابوطالب نے کلمہ پڑھا بلکہ اس قدر معلوم ہوا کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی غیر اسلام کی حالت میں ایسا بیان کیا پھر اس سے کیا ہوتا ہے یہ جواب امام سہیلی نے روض الانف میں ارشاد فرمایا اور اُن کے بعد امام عینی و امام قسطلانی نے ذکر کیا۔ عمدہ میں ہے: قال السھیلی ان العباس قال ذلک فی حال کونه علی غیر الاسلام ولو اداھا بعد الاسلام لقبلت منه **اقول** وباللہ التوفیق خود اسی روایت کا بیان کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی عرض پر یہی ارشاد فرمایا کہ ہمارے مسامع قدسیہ تک نہ آیا۔ دلیل واضح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے بیان پر اطمینان نہ فرمایا اس گواہی کو مقبول ومعتبر نہ ٹھہرایا ورنہ کیا عقل سلیم قبول کرتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کے اسلام میں اس درجہ کوشش بلیغ ہو نفس النفس اس حد شدت پر اس کی خواہش فرمائی جب وہ امر عظیم محبوب وقوع میں آئی ایسے سہل

لفظوں میں جواب دے دیا جائے لاجرم اس ارشاد کا یہی مفاد کہ تمہارے کہنے پر کیا اعتماد ہم سُنتے تو ٹھیک تھا یہ صریح رد شہادت ہے تو جو گواہی خدا ورسول رد فرما چکے وہ دوسرا اس کا قبول کرنے والا کون۔ وبهذا التحقیق الانیق استنار ولله الحمد ان الامام العینی قد احسن اذ اقتصر فی نقل کلام الامام السهیلی علی ملمرو نعما فعل اذ لم یتعد الی ما تعدی الیه الامام القسطلانی وتبعه العلامة الزرقانی حیث اثرا کلامه برمته واقرا علیه وهذا لفظهما (اجیب) کما قال السهیلی فی الروض (بان شهادة العباس لابی طالب لو اداها بعد ما اسلم کانت مقبولة ولم ترد) شهادته (بقوله علیه الصلاة والسلام لم اسمع لان الشاهد العدل اذا قال سمعت وقال من هو اعدل منه لم اسمع اخذ بقول من اثبت السماع) قال السهیلی لان عدم السماع یحتمل اسبابا منعت الشاهد من السمع (ولکن العباس شهد بذلک قبل ان یسلم) فلا تقبل شهادته اهـ فلیس الکلام فی ان عباسا اثبت والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نفی فهما شهادتان جاءتا عندنا احدهما تثبت والاخری تنفی فنقدم التی تثبت لو کان صاحبها عدلا ومعاذ اللہ ان تقدم علی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لم یقبل شهادة العباس ولم یرکن الیها فهو صلی اللہ علیه وسلم قاض لا شاهد آخر وانما الشاهد العباس وحده فاذا لم یقبلها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فمن یقبلها بعده هذا ما عندی وانا فی عجب عاجب ههنا من کلام هؤلاء الاعلام الاکابر فامعن النظر لعل له معنی قصرت عنه ید فهمی القاصر۔ باہم یہ علماء ہیں اور بحمد اللہ کافی ووافی وصافی ہیں۔ وانا اقول وباللہ التوفیق۔

سادساً ہم تسلیم کرتے ہیں کہ روایت اُنھیں احادیث صحیحین کی مثل سنداً ومتناً ہر طرح اعلیٰ درجہ کی صحیح اور شہادت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بروجہ کمال مقبول وصحیح پھر بھی نہ مستدل کو نافع نہ کفر ابی طالب کی اصلا دافع۔ آخر جب بحکم احادیث جلیلہ آیت قرآنیہ مشرک وناری بتا رہی ہے تو یہ تو کسی کے مٹائے مٹا نہیں یہ دوسری

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

حدیث کہ فرضاً اُسی پلہ کی صحیح و جلیل ہے صرف اتنا بتاتی ہے کہ ابو طالب نے اخیر وقت لا الٰہ الا اللہ کہا یہ نہیں بتاتے کہ وُہ وقت کیا تھا آخر وقت دو ہیں ایک وُہ کہ ہنوز پردے باقی ہیں اور وقت قبول ایمان ہے دوسرا وہ حقیقی آخر جب حالت غرغرہ ہو پردے اُٹھ جائیں جنت و نار پیشِ نظر ہو جائیں یؤمنون بالغیب کا محل نہ رہی کافر کا اس وقت اسلام لانا بالاجماع مردود و نامقبول ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: فلم یك ینفعھم ایمانھم لما رأو باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر ھنالك الکفرون رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر رواہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم وابن حبان والبیہقی فی الشعب کلھم عن سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما اب اگر وقت اول کہنا مانتے ہیں تو آیت قرآنیہ مع اُن احادیث صحیحہ کے اِس حدیث صحیح مفروض سے مناقض ہوگی اور کسی نہ کسی حدیث صحیح کو رد کے بغیر چارہ نہ ملے گا اور اگر وقت دوم پر مانتے ہیں تو آیت و احادیث سب حق و صحیح ٹھہرتے ہیں اور تناقض و تعارض بے تکلف دفع ہوا جاتا ہے کلمہ پڑھا اور ضرور پڑھا مگر کب اُس وقت جب کہ وقت نہ رہا تھا لہٰذا حکم شرک و نار برقرار رہا قال اللہ تعالٰی حتی اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین ۝ الئن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ۝ صورت اولیٰ ظاہر البطلان لہٰذا شق اخیر ہی لازم الاذعان اور فی الواقع اگر یہ روایت مطابق واقع تھی تو قطعاً یہی صورت واقع ہوئی اور وُہ ضرور قرین قیاس بھی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُن کے قریب مرگ ہی جلوہ فرما ہوئے ہیں۔ اسی حالت میں کفار قریش سے وہ محاورات ہوئے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بار بار باصرار دعوتِ اسلام فرمائی کفار نے ملتِ کفر پر قائم رہنے میں جان لڑائی آخر پچھلا جواب وُہ دیا کہ ابو طالب ملت جاہلیت پر جاتا ہے یہاں تک بات چیت کی طاقت تھی اب سینے پر دم آیا پردے اُٹھے غیب سامنے آیا اُس نار نے جس پر عار کو اختیار کیا تھا اپنی مہیب صورت سے منہ دکھایا لیس الخبر کالمعاینۃ اب کھلا کہ یہ بلا جھیلنے کی نہیں ڈوبتا سوار پکڑتا ہے اب لا الٰہ الا اللہ کی

قدر آئی کہنا چاہا طاقت نہ پائی، آہستہ لبوں کو جنبش ہوئی مگر بے سُود کہ وقت نکل چکا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی سچے کہ کلمہ پڑھا اور قرآن و حدیث تو قطعاً سچے ہیں کہ حکم کفر بدستور رہا والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

سابعاً اس سے بھی درگزر لیے یہ بھی مانا کہ حالت غرغرہ سے پہلے ہی پڑھا ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ تو ظاہر ہی کی گواہی دیں گے دل کے حال کا عالم خدا ہے کیا اگر کوئی شخص روزانہ لاکھ بار کلمہ پڑھے اور اللہ عزوجل اُسکا نہ بتائے تو ہم اُس کے کلمہ پڑھنے کو دیکھیں گے یا اپنے رب عزوجل کے ارشاد کو ایمان زبان سے کلمہ خوانی کا نام نہیں جب دلوں کا مالک اُس کے کفر پر حاکم تو قطعاً ثابت کہ اِس کے قلب میں اذعان و اسلام نہیں آخر نہ سُنا کہ جیتے جاگتے تندرستوں کے بڑی سے بڑی قسم کھا کر نشھد انك لرسول اللہ کہنے پر کیا ارشاد ہوا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ ان المنفقین لکذبون ۝ غرض لاکھ جتن کیجیے آیت براءت سے براءت ملے یہ شدنی نہیں رہے گی ہماں آتش در کاسر کہ تبین لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ والعیاذ باللہ رب العلمین اللھم ارحم الراحمین صل وسلم و بارك علی السید الامین الاتی من عندك بالحق المبین اللھم بقدرتك علینا وفاقتنا الیك ارحم عجزنا یا ارحم الراحمین امین امین امین والحمد للہ رب العلمین لا الٰہ الا اللہ عدۃ للقاء اللہ محمد رسول اللہ ودیعۃ عند اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا محمد و الہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین بحمد اللہ ازاحت شبہات سے بھی بروجہ احسن فراغ پایا وھناك سبعۃ اخری اوھن واھون لم نوردھا اذلم تعرض ولم تعرف فلا نطیل الکلام بایرادھا ولنطوھا علی غرھا المیعادھا اب بقیہ سوال کا جواب لیجیے اور اس رسالہ میں جن ائمہ و علماء و کتب سے یہ مسئلہ ثابت کیا آخر میں اُن کے اسماء شمار کر دیجیے نہ جسے رسالہ دیکھنے میں کاہلی آئے ان ناموں ہی کو دیکھ کر خلاف سے ہاتھ اٹھائے لہٰذا

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

تین فصل کا وصل اور مناسب کہ تلک عشرۃ کاملہ جلوہ دکھائے۔

فصل ہشتم

جب ابوطالب کا کفر ادلّہ کالنہار سے آشکار تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا کیونکر اختیار اگر اخبار ہے تو اللہ عزوجل پر افترا کفار کو رضائے الٰہی سے کیا بہرہ اور اگر دعا ہے کما ھوا لظاھر تو دعا بالمحال حضرت ذی الجلال سے معاذ اللہ استہزاء ایسی دعا سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہی فرمائی۔ کما فی الصحیحین وقد بیناہ فی رسالتنا ذیل المدعا لاحسن الوعاء التی ذیلنا بھا رسالۃ احسن الوعاء لاٰداب الدعاء لخاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد علماء نے کافر کے لیے دعائے مغفرت پر سخت اشد حکم صادر فرمایا اور اُس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے پھر دعائے رضوان تو اُس سے بھی ارفع و اعلیٰ فان السید قد یعفو عن عبدہ وھو عنہ غیر راض کما ان العبد یرضی بما یحب سیدہ وھو علی امرہ غیر ماض وحسبنا اللہ ونعم الوکیل امام محمد محمد محمد حلبی حلیہ میں فرماتے ہیں:

صرح الشیخ شھاب الدین القرافی المالکی بان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر لطلبہ تکذیب اللہ تعالیٰ فیما اخبر بہ ولھذا قال المصنف وغیرہ ان کان مؤمنین۔ یعنی امام شہاب قرافی مالکی نے تصریح فرمائی کہ کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل نے جو خبر دی اُس کا جھوٹا کرنا چاہتا ہے اس لیے منیہ وغیرہ کتب فقہ میں قید لگا دی کہ ماں باپ کے لیے دعائے مغفرت کرے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر ایک ورق کے بعد فرمایا کہ تقدم انہ کفر اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ کفر ہے۔

ردالمحتار میں ہے: الدعاء بہ کفر لعدم جوازہ عقلا ولا شرعا ولتکذیبہ النصوص القطعیۃ بخلاف الدعاء للمومنین کما علمت فالحق ما فی الحلیۃ۔

درمختار میں ہے: الحق حرمۃ الدعاء بالمغفرۃ للکافر حق یہ ہے کہ کافر کی

دعائے مغفرت حرام ہے۔

اسی طرح بحرالرائق میں ہے:

اقول وما نحا الیہ العلامۃ الشامی من عدم جواز عفو الکفر عقلا فانما بتع فیہ الامام النسفی صاحب عمدۃ الکلام وشرذمہ قلیلۃ من اھل السنۃ و الجمھور علی امتناعہ شرعا وجوازہ عقلا کما فی شرح المقاصد والمسامرہ وغیرھما وبہ تقتضی الدلائل فھو الصحیح وعلیہ التعویل فاذن الحق ما ذھب الیہ البحر وتبعہ فی الدر وتمام الکلام فی ھذا المقام فیما علقناہ علی رد المحتار۔

ہاں ابولہب و ابلیس لعنہما اللہ کی مثل کہنا محض افراط اور خون انصاف کرنا ہے ابوطالب کی عمر خدمت و کفالت و نصرت و حمایت حضرت رسالت علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتحیۃ میں کٹی اور یہ ملاعنہ در پردہ و علانیہ درپے ایذا و اضرار رہے کہاں وہ جس کا وظیفہ مدح و ستائش ہو اور کہاں وہ شقی جس کا ورد ذم و نکوہش ہو ایک اگرچہ خود محروم اور اسلام سے مصروف مگر بتسخیر تقدیر نفع اسلام میں مصروف اور دوسرا مردود و متمرد و عدو و معاند ہمہ تن کسر بیضۂ اسلام میں مشغوف تھا

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آخر نہ دیکھا جو صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ابوطالب پر تمام کفار سے کم عتاب ہے اور یہ اشقیا اُن میں ہیں جن پر اشد العذاب ہے ابوطالب کے صرف پاؤں آگ میں ہیں اور یہ ملاعنہ اُن میں کہ لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل اُن کے اوپر آگ کی تہیں ہیں اور اُن کے نیچے آگ کی تہیں لَھُمْ مِنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ نیچے آگ کا بچھونا اور اوپر آگ کے لحاف سراپا آگ ہر طرف سے آگ والعیاذ باللہ رب العٰلمین بلکہ دونوں کا ثبوت کفر بھی ایک سا نہیں ابوطالب کے باب میں اگرچہ قول حق و صواب وہی کفر و عذاب اور اس کا خلاف شاذ و مردود و باطل و مطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر و ابدی جہنمی ہونا تو ضروریات دین سے ہے جس کا منکر خود جہنمی کا فر تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت کفر یکساں نہ عمل یکساں نہ سزا یکساں ہرگز

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

فرق زمین و آسمان سپہر ماتحت کہاں نسأل اللہ سلوك سوی الصراط ونعوذ باللہ من التفریط والافراط۔

فصل نہم

اُن ائمۂ دین وعلمائے معتمدین کے ذکر اسمائے طیبہ میں جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریح و تصحیح فرمائی اور اُن کے ارشادات کی نقل اس رسالہ میں گزری فمن الصحابۃ

۱۔ امیر المومنین صدیق اکبر ۲۔ امیر المومنین فاروق اعظم

۳۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ ۴۔ حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس

۵۔ حافظ الصحابۃ سیدنا ابوہریرہ ۶۔ صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیب بن حزن قریشی مخزومی

۷۔ حضرت سیدنا عباس عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۔ سیدنا ابوسعید خدری ۹۔ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق

۱۱۔ سیدنا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت سیدتنا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

پہلے چھ حضرات سے تو خود اُن کے اقوال گزرے اور انس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر اور باقی چار خود حضور پُرنور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد بیان فرماتے ہیں اور ظاہر کہ یہاں اپنے کہنے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بتانا اور بھی ابلغ ہے **ومن التابعین** (۱۳) آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وکرم وجوہہم (۱۴) امام عطاء بن ابی رباح اُستاذ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۵) امام محمد بن کعب قرظی کہ اجلۂ ائمہ محدثین ومفسرین تابعین سے ہیں (۱۶) سعید بن محمد ابوالسفر تابعی ابن التابعی ابن الصحابی نبیرہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۷) امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ومن تبع تابعین** (۱۸) عالم المدینۃ امام دار الہجرۃ سیدنا

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹) محرر المذہب مرجع الدنیا فی الفقہ والعلم سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۰) امام تفسیر مقاتل بلخی (۲۱) سلطان اسلام خلیفۃ المسلمین جن کے آنے کی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بشارت دی تھی کہ منا السفاح ومنا المنصور ومنا المہدی ہمیں میں سے ہوگا سفاح اور ہمیں میں منصور اور ہمیں میں مہدی رواہ الخطیب وابن عساکر وغیرہما بطریق سعید بن جبیر عنہ قال السیوطی قال الذہبی اسنادہ صالح بلکہ دو حدیثوں میں یہی الفاظ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آئے رواہ کذلك الخطیب من طریق الضحاك عن ابن عباس و ابن عساکر فی ضمن حدیث عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم رفعاہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعنی امام ابوجعفر منصور نبیرزادہ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ومن اتباع التبع ومن یلیہم** (۲۲) امام الدنیا فی الحفظ والحدیث ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (۲۳) امام اجل ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۴) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (۲۵) امام ابوعبداللہ بن یزید ابن ماجہ قزوینی یہ چاروں ائمہ اصحاب صحاح مشہورہ ہیں اور یہی طبقہ اخیرہ عبداللہ بن المعتز کا ہے۔ **وممن بعدہم من المفسرین** (۲۶) امام محی السنہ ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی (۲۷) امام ابواسحٰق زجاج ابراہیم بن السری (۲۸) جار اللہ محمود بن عمر خوارزمی زمخشری (۲۹) ابوالحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری صاحب بسیط و وسیط و وجیز (۳۰) امام اجل محمد بن عمر فخر الدین رازی (۳۱) قاضی القضاۃ شہاب الدین بن خلیل خوبی دمشقی مکمل الکبیر (۳۲) علامہ قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود بن ابی الفتح سیرافی شفار صاحب تقریب (۳۳) امام ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی (۳۴) امام علامۃ الوجود مفتی ممالک رومیہ ابوالسعود بن محمد عمادی (۳۵) علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی صاحب تفسیر لباب شہیر بہ خازن (۳۶) امام جلال الدین محمد بن احمد محلی (۳۷) علامہ سلیمان جمل وغیرہم من یأتی۔ **ومن المحدثین والشارحین** (۳۸) امام اجل احمد بن حسین بیہقی (۳۹) حافظ الشام ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی شہیر بابن عساکر (۴۰) امام

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

ابوالحسن علی بن خلف معروف بابن بطال مغربی شارح صحیح بخاری (۴۱) امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن احمد سہیلی (۴۲) امام حافظ الحدیث علامۃ الفقہ ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی (۴۳) امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی شارح صحیح مسلم (۴۴) امام ابوالسعادات مبارک بن محمد ابی الکرم معروف بابن اثیر جزری صاحب نہایہ وجامع الاصول (۴۵) امام جلیل محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری (۴۶) امام شرف الدین حسن بن محمد طیبی شارح مشکوٰۃ (۴۷) امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی شارح صحیح بخاری (۴۸) علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی صاحب القاموس (۴۹) امام حافظ الشان ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی (۵۰) امام جلیل بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی (۵۱) امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ادریس قرافی صاحب تنقیح الاصول (۵۲) امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (۵۳) امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری (۵۴) علامہ عبدالرحمٰن بن علی شیبانی تلمیذ امام شمس الدین سخاوی (۵۵) علامہ قاضی حسین بن محمد بن حسین دیاربکری مکی (۵۶) مولانا الفاضل علی بن سلطان محمد قاری ہروی مکی (۵۷) علامہ زین العابدین بن عبدالرؤف محمد شمس الدین مناوی (۵۸) امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی (۵۹) شیخ تقی الدین احمد بن علی مقریزی اخباری (۶۰) سید جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی صاحب روضۃ الاحباب (۶۱) امام عارف باللہ سیدی علاء الملۃ والدین علی بن حسام الدین متقی مکی (۶۲) علامہ شہاب الدین احمد خفاجی شارح شفا (۶۳) علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم عزیزی (۶۴) علامہ محمد حفنی محشی افضل القری (۶۵) علامہ طاہر فتنی مختصر نہایہ (۶۶) شیخ محقق مولانا عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی (۶۷) علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی مصری (۶۸) فاضل محمد بن علی صبان مصری صاحب اسعاف الراغبین وغیرہم من مضی ویجیٔ ومن الفقہاء والاصولیین (۶۹) امام اجل شیخ الاسلام والمسلمین علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ (۷۰) امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی صاحب کنز (۷۱) امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام (۷۲) امام جلال الدین کرلانی صاحب کفایہ

(۷۳) امام محقق محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج حلبی (۷۴) امام ابراہیم بن موسیٰ طرابلسی مصری صاحب مواہب الرحمٰن (۷۵) علامہ ابراہیم بن محمد حلبی شارح منیہ (۷۶) علامہ سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی (۷۷) علامہ محقق زین بن نجیم مصری صاحب بحر (۷۸) ملک العلماء بحرالعلوم عبدالعلی محمد لکھنوی (۷۹) علامہ سید احمد مصری طحطاوی (۸۰) علامہ سید محمد افندی ابن عابدین شامی وغیرہم ممن تقدم رحم اللہ تعالیٰ علماءنا جمیعا من تاخر منہم ومن تقدم آمین۔

فصل دہم

اُن کتابوں کے نام جن کی نقول دربارہ ابوطالب اس رسالہ میں مذکور ہوئیں:

کتبِ تفسیر

۱۔ معالم التنزیل امام بغوی (۲) مدارک التنزیل امام نسفی (۳) انوار التنزیل امام بیضاوی (۴) ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم للمفتی العلامۃ العمادی (۵) کشاف حقائق التنزیل لزمخشری (۶) مفاتیح الغیب للامام الرازی (۷) تکملۃ المفاتیح للشمس الخوبی (۸) جلالین (۹) فتوحات الٰہیہ للشیخ سلیمٰن (۱۰) عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ الشہاب (۱۱) معانی القرآن للزجاج (۱۲) فتوح الغیب للطیبی (۱۳) تقریب مختصر الکشاف للسیرافی (۱۴) بسیط للواحدی (۱۵) لباب التاویل فی معانی التنزیل للعلامۃ الخازن (۱۶) الاحکام لبیان ما فی القرآن من الابہام للعسقلانی۔

کتبِ حدیث

(۱۷) صحیح بخاری (۱۸) صحیح مسلم (۱۹) سنن ابی داؤد (۲۰) جامع ترمذی (۲۱) مجتبیٰ نسائی (۲۲) سنن ابن ماجہ (۲۳) مؤطا امام مالک (۲۴) مؤطا امام محمد (۲۵) مسند امام شافعی (۲۶) مسند امام احمد (۲۷) شرح معانی الآثار (۲۸) مشکوٰۃ المصابیح (۲۹)

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

تیسیر الوصول الی جامع الاصول (۳۰) جامع صغیر (۳۱) منہج العمال للامام المتقی (۳۲) کنز العمال لہ (۳۳) منتخب کنز العمال لہ (۳۴) مصنف عبد الرزاق (۳۵) مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (۳۶) مسند ابی داؤد طیالسی (۳۷) مسند اسحٰق بن راہویہ (۳۸) طبقات ابن سعد (۳۹) کتاب موسیٰ بن طارق ابوقرہ (۴۰) زیادات مغازی ابن اسحٰق لیونس بن بکیر (۴۱) صحیح ابن خزیمہ (۴۲) منتقی ابن زرود (۴۳) مسند بزار (۴۴) مسند ابی یعلی (۴۵) معجم کبیر طبرانی (۴۶) معجم اوسط لہ (۴۷) فوائد تمام رازی (۴۸) کامل ابن عدی (۴۹) کتاب الجنائز مروزی (۵۰) کتاب لعمر بن شبہ (۵۱) کتاب ابی بشر (۵۲) فوائد سمویہ (۵۳) مستخرج اسماعیلی (۵۴) مستدرک حاکم (۵۵) حلیۃ الاولیاء لابی نعیم (۵۶) سنن بیہقی (۵۷) دلائل النبوۃ (۵۸) سنن سعید بن منصور (۵۹) مسند فریابی (۶۰) مسند عبد بن حمید (۶۱) تفسیر ابن جریر (۶۲) تفسیر ابن المنذر (۶۳) تفسیر ابن ابی حاتم (۶۴) تفسیر ابوالشیخ (۶۵) تفسیر ابن مردویہ (۶۶) مغازی ابن اسحاق علی ما فرزنا وحررنا۔

شروح حدیث

(۶۷) منہاج شرح مسلم للنووی (۶۸) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری للعینی (۶۹) ارشاد الساری شرح صحیح بخاری للقسطلانی (۷۰) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ للقاری (۷۱) تیسیر شرح جامع صغیر للمناوی (۷۲) سراج المنیر شرح جامع صغیر للعزیزی (۷۳) فتح الباری شرح صحیح بخاری للعسقلانی (۷۴) کواکب الدراری شرح صحیح بخاری للکرمانی (۷۵) مفہم شرح صحیح مسلم للقرطبی۔

کتب فقہ

(۷۶) ہدایہ (۷۷) کافی شرح الوافی کلاہما للامام النسفی (۷۸) فتح القدیر للمحقق (۷۹) کفایہ شرح ہدایہ (۸۰) حلیہ شرح منیہ للامام الحلبی (۸۱) غنیہ شرح منیہ للمحقق الحلبی (۸۲) بحر الرائق شرح کنز الدقائق (۸۳) طحطاوی علی مراقی الفلاح للشرنبلالی (۸۴) رد المحتار علی الدر المختار

(۸۵) بنایہ شرح ہدایہ للعینی (۸۶) برہان شرح مواہب الرحمٰن کلاہما للطرابلسی۔

کتب سیر

(۸۷) مواہب لدنیہ و منح محمدیہ (۸۸) شرح مواہب للزرقانی (۸۹) صراط المستقیم للمجدد (۹۰) شرح صراط المستقیم للشیخ (۹۱) مدارج النبوۃ لہ (۹۲) خمیس للدیاربکری (۹۳) اسعاف الراغبین للصبان (۹۴) روضۃ الاحباب (۹۵) تاریخ ابن عساکر (۹۶) روض سہیلی (۹۷) امتاع الاسماع للمقریزی

کتب عقائد و اصول و علوم شتی

(۹۸) فقہ اکبر للامام الاعظم (۹۹) شرح المقاصد للعلامۃ الماتن (۱۰۰) اصابہ فی تمییز الصحابہ للامام ابن حجر (۱۰۱) مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للامام السیوطی (۱۰۲) افضل القری لقراء ام القری للامام ابن حجر (۱۰۳) شرح الشفا لعلی القاری (۱۰۴) نسیم الریاض للخفاجی (۱۰۵) حفنی شرح الہمزیہ (۱۰۶) مجمع البحار للفتنی (۱۰۷) فواتح الرحموت لبحر العلوم (۱۰۸) التقریر والتحبیر فی الاصول للعلامۃ ابن امیر الحاج (۱۰۹) نہایہ فی غریب الحدیث لابن اثیر (۱۱۰) شرح تنقیح الفصول فی الاصول کلاہما للقرافی (۱۱۱) ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی للحافظ المحب الطبری۔

تذییل

وہ کتابیں جن سے اس رسالہ میں مدد لی گئی:

(۱۱۲) شرح عقائد نسفی (۱۱۳) شرح عقائد عضدی (۱۱۴) سیرت ابن ہشام (۱۱۵) اتقان فی علوم القرآن (۱۱۶) میزان الاعتدال (۱۱۷) تقریب التہذیب (۱۱۸) تقریب امام نووی (۱۱۹) تدریب امام سیوطی (۱۲۰) مسلم الثبوت (۱۲۱) درمختار (۱۲۲) تاریخ الخلفاء (۱۲۳) تحفہ اثنا عشریہ (۱۲۴) صحیح ابن حبان (۱۲۵) القاب شیرازی (۱۲۶) استیعاب

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

ابوطر (۱۲۷) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم (۱۲۸) مسند الفردوس دیلمی (۱۲۹) خادم الامام بدرالدین الزرکشی (۱۳۰) شعب الایمان للامام البیہقی

ختم اللہ تعالیٰ لنا بالایمان والامان آمین آمین الحمدللہ علی الاختتام ونسألہ حسن الختام۔ پہلے یہ سوال بدایوں سے آیا تھا جواب میں ایک موجز رسالہ چند ورق کا لکھا اور اُس کا نام معتبر الطالب فی شیون ابی طالبؓ رکھا اب کہ دوبارہ احمد آباد سے سوال آیا اور بعض علمائے بمبئی نے بھی اس بارہ میں توجہ خاص کا تقاضا فرمایا حسبِ حالتِ راہنہ و فرصت حاضرہ شرح و بسط کافی کو کام میں لایا اور اُسے اُس اجمالِ اول کی شرح بنایا نیز شرح مطالب و تسکین طالب میں بحمد اللہ تعالیٰ حافل و کامل پایا لہٰذا شرح المطالب فی مبحث ابی طالبؓ ۱۳۱۶ء اس کا نام رکھا اور یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام والحمد للہ ولی الانعام وافضل الصلاۃ واکمل السلام علیٰ سیدنا محمد ھادی الانام وعلیٰ آلہ وصحبہ الغر الکرام وعلینا بہم ولہم الیٰ یوم القیام آمین یا ذاالجلال والاکرام واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

تصدیقات

یوں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کا رسالہ مبارکہ شرح المطالب بھی ان کی دیگر تصانیف کی طرح اپنے موضوع پر عرشِ تحقیق کا حامل اور حرفِ آخر ہے لیکن بعض حضرات کے مخصوص اندازِ فکر کے باعث ہم نے مناسب جانا کہ موجودہ بعض علمائے اہلسنت کی گرامی قدر آراء اور تصدیقات حاصل کر کے اس رسالے کے ساتھ شامل کر دیں۔ چنانچہ مفتیانِ عظام کی خدمت میں جو استفتاء پیش کیا گیا، پہلے ہم اسے نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد علمائے کرام کے جوابات ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں وباللہ التوفیق۔

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

۶۸۶
۹۲

استفتاء

حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کی خدمت میں التماس ہے کہ اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ مبارکہ "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" میں تین آیات، پندرہ احادیث اور اسی صحابۂ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی ہے، کہ نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے شفیق چچا یعنی ابو طالب کا آخری وقت تک دولتِ اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر دریافت طلب یہ امور ہیں کہ:۔

۱ —— کیا آپ مجدد مأتہ حاضرہ قدس سرہٗ کے مذکورہ مؤقف سے متفق ہیں؟

۲ —— اگر خدانخواستہ آپ مذکورہ مؤقف سے متفق نہیں تو فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ دلائل و براہین کا آپ کے پاس جواب کیا ہے؟

۳ —— اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے اختلاف کی صورت میں آپ کے مؤقف کی بنیاد کونسی قطعی الدلالت آیت یا کونسی یقینی الافادہ حدیث پر ہے بینوا توجروا۔

المستفتی:۔ اختر شاہجہان پوری مظہری عفی عنہ
لاهور

۱۵ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ
۱۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء

(۱)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مبارکہ مسمیٰ "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" دلائل و براہین سے مملو ہے۔ جو کچھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق فرمائی ہے، وہی حق ہے۔

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف۔ لاہور

(۲)

الجواب وباللہ التوفیق۔ ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کا اتباع ہے اور احادیثِ صحیحہ جن کو میں پڑھاتا ہوں، ان میں بکثرت عدم ایمانِ ابوطالب مذکور ہے اور ان کے ایمان لانے پر کوئی حدیث صحیح دال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر عبدالمصطفیٰ الازہری غفرلہٗ
کراچی

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر نے رسالہ مبارکہ شرح المطالب اول تا آخر تقریباً بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اس رسالہ میں اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مولانا الشیخ الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، ارشاداتِ صحابہ و تابعین و تبع التابعین اور اقوال ائمہ و علمائے دین سے مہرِ نیم روز اور ماہِ نیم ماہ کی طرح مبین و مبرہن کر دیا ہے کہ ابوطالب کی حضور پُر نور، رحمتِ مجسم، سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انتہائی شفقت اور حضور کی کفالت اور نصرت و اعانت امرِ مسلّم ہے۔ مگر بایں ہمہ انہیں ایمان شرعی کی توفیق نہیں ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی تمنا اور آرزو کے باوجود انہوں نے آخری دم حالتِ نزاع میں بھی کلمہ طیبہ پڑھنے سے انکار کر کے نار کو عار پر اختیار کیا۔ یہی قول بلاشک و شبہ حق و صواب ہے اور اس کا خلاف شاذ و مردود

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

اور باطل و مطرود ہے۔

امام اہلسنت نے ایمان ابی طالب کے مدعیوں کے تمام مفروضہ اور مخترعہ عقلی و نقلی دلائل کا ایسا قلع قمع فرمادیا ہے کہ اب منصف مزاج کے لیے تسلیم و اعتراف کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دلائل و براہین کی روشنی میں اس امر کو بھی واضح کردیا ہے کہ اگرچہ ابوطالب کا ایمان کسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت نہیں ہے تاہم ابوطالب اور ابولہب کے کفر میں فرق ہے۔ ابولہب اور اس کے امثال اشقیاء کے لیے اشد العذاب ہے اور ابوطالب کے صرف پاؤں آگ میں ہیں۔ ابولہب کا کافر اور جہنمی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے مگر ابوطالب اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو۔

اعلیٰ حضرت کی ان تحقیقاتِ عالیہ کے بعد اب کسی صحیح العقیدہ سُنّی بالخصوص رضوی کے لیے جدید تحقیق کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ یہ تحقیق نہیں بلکہ تخریب ہے، جس سے جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے۔ نہایت ہی قابلِ افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ عربی عبارت صحیح طور پر لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، صحیح ترجمہ نہیں کرسکتے اور ایمانِ ابی طالب (کتاب) میں جو عبارات اِدھر اُدھر سے سرقہ کرکے نقل فرمائی ہیں، ان کے اعراب تک درست نہیں کرسکے اور دعویٰ محققِ اعظم ہونے کا کررہے ہیں، فقیر ان محققین کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ دنیا روزے چند عاقبت کا رباخداوند، محض سستی شہرت حاصل کرنے یا حطامِ دنیوی جمع کرنے کے لیے ایسے نازک اور اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے کی جرأت نہ کریں اور اگر تصنیف و تالیف کا شوق ہی ہے تو کم از کم کسی ذمہ دار مستندِ عالمِ دین کی طرف مراجعت کرلیا کریں۔ اگر خود استطاعت نہیں تو کسی عربی درسگاہ کے طالبِ علم سے عباراتِ منقولہ تو صحیح کروالیا کریں، تاکہ اہلِ علم کی نظر میں تضحیک کا نشانہ تو نہ بننا پڑے۔

دیانت داری سے مسائل غیر منصوصہ میں اختلاف رائے کی گنجائش ہوتی ہے مگر اپنے گریبان میں جھانک کر یہ بھی غور فرمائیں کہ آپ کون ہیں اختلاف کرنے والے

اور آپ کی علمی حیثیت کیا ہے اور کس سے اختلاف کررہے ہیں؟ جناب والا! کتاب و سنت کی تصریحات اور اجماعِ اہلسنت کے بالمقابل اب چودھویں صدی کے کسی برخوردار یا مست کا قول کیا وقعت رکھتا ہے؟ اعلیٰ حضرت کے اس رسالہ مبارکہ کے پڑھنے کے بعد آپ کو اپنے موقف سے فوراً رجوع کرنا چاہیئے اور کفرِ ابی طالب کے قائلین پر آپ نے جو تبرا کیا ہے، اس سے بصدقِ قلب توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے، یہ چند کلمات بطور نصیحت اور خیرخواہی سپردِ قلم کیے گئے ہیں اور ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے یھدی من یشآء الی صراط مستقیم وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

حررہ الفقیر ابو الفضل غلام علی غفرلہٗ ولوالدیہ ولمشائخہ
ناظم اعلیٰ و خادم العلم الشریف۔ جامعہ حنفیہ دارالعلوم، اشرف المدارس۔
اوکاڑہ۔ پاکستان

(۴)

۴۸۶
۹۲

الجواب۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر مجدد مأتہ حاضرہ، اعلیٰ حضرت، فاضلِ بریلوی کی تحقیقِ انیق سے پوری طرح متفق ہے۔ آپ کے آیات و احادیث اور اقوالِ صحابہ و تابعین و اکابر علمائے امت پر مبنی موقف سے نہ کوئی اختلاف کرسکتا ہے۔ نہ ان دلائلِ قاہرہ کا کوئی توڑ پیش کرسکتا ہے۔ اتنے دلائل اور ایسے عظیم شواہد کے مقابلے میں بعض اقوال کا سہارا لینا شانِ علم و تحقیق کے سراسر منافی ہے اور مصنفِ ایمانِ ابی طالب کی بچگانہ کوشش جماعتی تفرقہ کا موجب، علم و تحقیق کا منہ چڑانے اور چھوٹا منہ بڑی بات کہنے کا مصداق ہے۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت کی واضح تحقیقات کی موجودگی میں اس شخص کا جگہ جگہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اسم گرامی کے ناجائز استعمال سے غلط تاثر دینا شرم ناک ستم ظریفی ہے

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

بہرحال فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات حرفِ آخر ہیں اور یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تحقیقِ انیق کے مقابلے میں جن حضرات کے بعض اقوال کا سہارا لیا جاتا ہے اگر وہ حضرات اپنی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت کی تحقیقاتِ علمیہ و تصریحاتِ جلیلہ ملاحظہ فرماتے تو یقیناً اپنے اقوال سے رجوع کا اعلان کرتے۔ کیوں نہ ہو۔ ؎

ملکِ سخن کی شاہی، تم کو رضا مسلّم
جس سمت آ گئے ہو، سکے بٹھا دیے ہیں

الفقیر ابو داؤد محمد صادق غفرلہٗ

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ۔ گوجرانوالہ

(۵)

الجواب۔ فقیر کو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، سیدنا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ کی تحریر پر اعتماد ہے۔ آپ نے جو کچھ مسئلہ ہٰذا کے متعلق لکھا ہے، صحیح اور حق ہے۔ فقط

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی غفرلہٗ

۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ — بہاول پور

(۶)

الجواب۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت نے اپنے مبارک رسالہ میں جو تحقیق فرمائی کہ ابوطالب آخری دم تک دولتِ ایمان سے بہرہ ور نہیں ہوا تھا۔ ہمارا بھی اس پر اتفاق ہے۔ مزید برآں کہ تفسیر صاوی میں ہے:-

ثم مات فاتی علی ابنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمک الضال قد مات فقال لہ اذھب فوارہ وما تقدم منہ انہ لم یؤمن حتی مات ھو الصحیح

کشف المحجوب میں ہے: مستدن از ابوطالب عاقل ترحبا شد و دلیل از محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ تر نہ چوں جریان حکم ابوطالب بر شقاوت بود دلالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُو را سود نداشت۔

افضل الفوائد میں ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابوطالب نے جو کچھ ممکن تھا کیا لیکن چونکہ اس کی قسمت میں اسلام نہ تھا، اس لیے اس نعمت سے محروم رہا۔ بعد ازاں فرمایا کہ ابتدا میں جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتیری کوشش کی کہ ابوطالب ایمان لائیں لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کی مرضی نہ تھی، وہ کوشش بے فائدہ رہ گئی۔ واللہ تعالےٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم۔

محمد مختار احمد غفرلہٗ

خادم دار العلوم قادریہ رضویہ۔ لائل پور — ۳۰ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

(۷)

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب

محمد ولی النبی عفی عنہ

(۸)

الجواب۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین، سیدی امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی مسئلہ مذکورہ کے متعلق تحقیق کے ساتھ فقیر کو پورا اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

مدرسہ امینیہ رضویہ۔ محمد پورہ۔ لائل پور

(۹)

الجواب۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اما بعد۔ جس مسئلہ کو اس صدی کے مجدد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمہ نے تین آیات قرآنیہ، پندرہ احادیث نبویہ (صلی اللہ علیٰ صاحبہا) اور اسی صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام (علیہم الرضوان) کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں محقق و مدلل و مبرہن فرمایا ہو۔ اس کے حق و صواب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

الفقیر محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہٗ
ہجویری مسجد۔ جناح کالونی۔ لائل پور

(۱۰)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحقیق اور ان کا مسلک درست ہے

محمد حسین نعیمی
جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۱)

الجواب ھو الموفق للصواب۔ ابوطالب کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا مسلک صحیح ہے اور یہی جمہور اہلسنت کا موقف ہے، اور یہی ہمارا مختار ہے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ
جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۲)

مجھے فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے کلی اتفاق ہے

۱۔ محمد مہر الدین غفرلہٗ
۲۔ عبد القیوم ہزاروی غفرلہٗ
خادم جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور
۳۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری

(۱۳)

ما قال امام اھل السنۃ والجماعۃ العلامۃ الشاہ احمد رضا خان البریلوی فھو حق واجب الاتباع فمن خالفہ خالف اھل السنۃ والجماعۃ۔

گل احمد عتیقی
۲۶ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

(۱۴)

فقیر کو حضور سیدنا امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت علیہ رحمۃ واسعۃ کی تحقیق شریف سے اتفاق ہے۔

فقیر محمد عنایت اللہ سنگ غوثِ اعظم
(سانگلہ ہل)

(۱۵)

الجواب۔ ھو الموفق للصواب۔ سوال مذکور میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیقِ ایمانِ ابوطالب کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی شخص کی تحقیق نہیں بلکہ موجودہ تمام محققین اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے خوشہ چین ہیں اور جن لوگوں نے ان کی تصنیفات کا مطالعہ فرمایا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جس مسئلے پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اسے تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑتے اور یہ مسئلہ تو جمہور محققین نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

نہ جانے بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں کیوں مخالفت شروع کر دی ہے۔ اگر مخالفین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں خاندانِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء سے زیادہ محبت ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت کی خاندانِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے محبت عرب و عجم میں ضرب المثل بن چکی ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ایک ایک شعر حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ و اہل بیت وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت سے لبریز ہے۔ اس لیے سوائے اختلاف برائے اختلاف یا ضد کے اختلاف کا کوئی جواز ثابت نہیں ہوتا۔ اس لیے بندہ کا مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مسلک کے عین مطابق ہے اور اسی کو بندہ حق سمجھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

فقیر ابو البدر محمد شمس الزمان غفرلہٗ
خادم غوث العلوم۔ سمن آباد۔ لاہور

۲۶ر صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
۲۷ر فروری ۱۹۷۶ء

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528

https://archive.org/details/@awais_sultan

(۱۶)

الجواب هو الموفق للصواب - فقیر کو ویسے تو اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے ساتھ عقیدت ہے کہ بلا تامل تصدیق کی جائے لیکن آپ کا رسالہ بھی سُن لیا، لہٰذا آپ کے پیش کردہ ارشادات کو تہِ دل سے یقین کرتے ہوئے کلیۃً آپ کے ساتھ اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔

سید جلال الدین شاہ
شیخ الحدیث جامعہ بھکی شریف۔ ضلع گجرات

(۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایمانِ ابو طالب کے متعلق اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے موقف کو مدلل بیان فرما دیا ہے۔ اُن کی تحقیق میری تصدیق کی محتاج نہیں ہے۔ البتہ یہ واضح ہے کہ یہ مسئلہ نہ ضروریاتِ دین سے ہے نہ ضروریاتِ مذہب اہلسنت سے اور نہ اُن کا کفر ابولہب وغیرہ کفار کی طرح ہے بلکہ دلائل بھی یکساں نہیں ہیں، خود اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ: "اگرچہ قولِ حق وصواب وہی کفر و عذاب" الخ۔ بنا بریں فریقین پر طعن و تشنیع بہت غیر مناسب اور قائلینِ تکفیر پر تبرا ظلمِ عظیم، خصوصاً اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق پر عامیانہ انداز میں تنقید تو کسی طرح بھی درست نہیں ...... واللہ اعلم

سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان
۱۳۔ جولائی ۱۹۷۶ء

Talib-e-Dua=>M Awais Sultan Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad +923067919528